محبّت یا نفرت

نور شیخ کے قلم سے

ناول ہی ناول پبلیشرز

انتباہ!

یہ ناول ہماری ویب ناول ہی ناول نے رائٹر کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے

اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے ہماری جی میل پر رابطہ کریں

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

Novel Hi Novel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959

محبّت یا نفرت

از نور شیخ

ایک ہفتہ سے عبدالرحمن بہت ٹینشن میں تھا۔۔کام سے آنا روم میں نہ کچھ کھانا نہ پینا ۔۔امی ابو بہنوں سے ناراض۔۔۔دارواز ے پر دستک ہوئی کون اندر آ جائے ۔بیٹا میں ہو امی آپ۔۔۔اگر آپ کھانے کا کہنے آئی تو آپ واپس چلے جائے مجھے نہیں کھانا۔۔بیٹا ایسے نہیں کہتے۔۔۔کیا میرا اتنا حق بھی نہیں۔۔۔امی آپ کا حق ہے بٹ آپ جو سب مل کر کر رہے وہ کیا ٹھیک ہے۔۔۔اپنے ہسبنڈ کو بھی بتا دے کے مجھے نہیں کرنی شادی ۔۔۔اور وہ بھی اپنے خاندان میں۔۔۔

عبدالرحمن بس بہت ہو گیا۔۔وہ میری چھوٹی بہن کی بیٹی ہے۔۔تم جو مرضی کر لو رشتہ وہی ہو گا۔۔۔میں جا رہی جب دل کرے گا کھا لینا تم۔۔۔۔

رات کا وقت مزمل گھر آتا۔۔اقرا اور گڑیا سلام لیتی۔۔۔راقیہ بیگم تمہارا بیٹا کہا۔۔۔عثمان کا تو پتا ٹویشن ہوتا۔۔۔نہیں آپ کا بڑا بیٹا۔۔۔اچھا وہ روم میں ہے اپنے۔۔۔کھانا کھایا اس نے۔۔۔۔نہیں کھایا۔۔۔بس ایک ضد کے نہیں کھانا۔۔۔

اقرا بیٹا بلاؤ بھائی کو۔۔۔۔۔اچھا ابو۔۔۔۔بھائی ابو بلا رہے ہے۔۔۔۔اب کیا کہنا مجھے ۔۔۔۔جائے اور پوچھے مجھے کیا پتا بھائی۔۔۔بھائی آپ کا سیل کہا میرا واٹس اپ بند ہے ۔۔آپی مناہل کو کال کرنی۔۔۔یہ لو کر لو۔۔۔۔۔۔اگلے لمحے وہ روم میں جیسے انٹر ہوتا مزمل صاحب گالیاں نکالنا شروع کر دیتے۔۔ابو اب کیا کہا آپ کو میں نے۔۔۔کھانا کیو نہیں کھایا۔۔۔جب موڈ ہو گا کھالو گا۔۔۔مزمل صاحب تو غصہ سے لال ہو گے۔۔میں نے یہ بتانا کے تمہارا رشتہ تمنا کے ساتھ طہ ہو گیا۔۔۔بہت جلد ہم مگنی کرنے جا رہے ۔۔۔ابو جو کرنا ہے کرے۔۔۔۔

اگلے ہی پل عبدالرحمن روم میں آتا۔۔یہ لے سیل۔بھائی آپ کا سیل۔۔۔۔۔اقرا میں باہر جا رہا ابو پوچھے گے تو بتا دینا۔۔۔۔اچھا بھائی۔۔۔۔عثمان گھر میں جیسے آتا عبدالرحمن سے سلام لیتا۔۔۔وہ چپ کر کے زور سے دروازہ بند کر کے باہر چلا جاتا۔۔۔۔اقرا یہ بھائی کو کیا ہوا یہ بہت غصے میں ہے۔۔جی جی ابو سے گالیاں پڑی ہے۔۔۔۔۔۔اچھا اس کا

مطلب جنگ لگی تھی۔۔۔🤣۔کون جیتا۔۔۔۔۔یہ تو مجھے پتا نہیں آپ جائے ابو کے پاس میں کھانا لے کر آئی۔۔

عثمان بیٹا آ گے تم۔۔۔جی ابو۔۔۔اقرا کھانا دے کر باہر چلے جاتی۔۔۔۔اقرا تو دن رات دعا کر رہی تھی کے اللہ کرے تمنا کی شادی بھائی کے ساتھ ہو۔۔اقرا اور تمنا بہت پکی دوست تھی۔۔💕۔

مزمل پھر سے شروع ہو گے۔۔عثمان بیٹا تمنا کو تمہاری بھابی بنانا چاہتے ہے۔۔۔تمہارا کیا مرضی ہے۔۔۔ابو خالہ بھی اچھی ہے تمنا نے بھی ایم اے کیا ہے۔۔۔ . . مجھے تو بھائی کے لیے مناسب لگا یہ رشتہ۔۔۔۔۔

رات کے بارہ بج جاتے عبدالرحمن گھر آتا۔۔۔عثمان دروازہ کھولتا۔۔۔۔چپ کر کے اپنے روم میں چلا جاتا۔۔۔

نائٹ سوٹ پہن کر اپنے بیڈ پر آ کر لیٹ جاتا۔۔۔سیل پکڑتا۔عبدالرحمن اپنے سیل میں ہر وقت کال رکوڈنگ لگا کر رکھتا تھا۔۔۔اچانک اس کو مناہل کی کال نظر آتی جو اقرا نے کی

ہوتی۔۔۔۔۔۔عبدالرحمن سب باتیں سن لیتا۔۔۔اتنا بڑا دھوکہ ۔۔۔میری بہنوں

نے میرے ساتھ ایسا کیا۔۔۔اور یہ تمنا کی بچی اس کو میں بتاتا ہو۔۔۔۔۔😳

ٹائم دیکھے بغیر وہ بیڈ سے اٹھ کر اپنی امی کا سیل لینے چلے جاتا۔۔اگلے لمحے وہ تمنا کا نمبر

نکال کر تمنا کو کال ملا دیتا۔۔۔💕۔

ہیلّو۔۔۔۔۔۔تمنا۔۔۔

کون۔۔

تمنا میں عبدالرحمن پاس کوئی تو نہیں ہے۔۔۔مجھے تم سے بات کرنی۔۔۔جی کوئی نہیں

ہے۔۔میں اپنے روم میں ہو۔۔۔

تم ہو گی اپنے گھر کی ملکہ۔۔۔اکیلی بہن ہو نہ اس لئے خراب ہو۔۔۔۔یہ جو تم نے میرے

ساتھ پیار کا ناٹک رچایا ہے اور میری بہنوں کو الو بنایا ہے۔۔۔میں سب جانتا ہے تم

لڑکیوں کو۔۔۔ایک وقت میں دس دس رکھے ہوتے ہے۔۔۔۔۔۔

سٹاپ عبدالرحمن پیار کرنا گناہ نہیں مجھے آپ سے محبّت ہے۔۔۔میں آپ سے شادی کرو

گی ورنہ مر جاؤ گی۔۔۔۔۔

مر جاؤ تو اچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔مر جاؤ۔۔۔۔میں تم سے بہت بہت نفرت کرتا ہو

عبدالرحمن کے کال بند کرنے کے بعد تمنا بہت روتی میں تو اتنا پیار کرتی ہو😥😥

۔۔۔۔عبدالرحمن کی باتیں اس کے دل پر جا کر لگی۔۔۔۔تمنا تو جیسے پاگل ہو گئی

اگلے لمحے اس نے سیل سے سم نکالی اور سیل دیوار میں دے مارا😭۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمنا بیٹا تمنا اٹھ جاؤ کتنا سونا ہے۔۔۔آسیہ تمنا کو جب دیکھتی۔۔تو اس کو بہت تیز بخار ہوتا

۔آسیہ جلدی سے آوازیں دینا شروع کر دیتی گلشن جلدی سے اکرام سے کہو گاڑی نکالو

۔اچھا بی بی جی۔۔۔

کچھ دیر بعد تمنا کو ہسپتال لے کر جایا جاتا۔۔۔تمنا کو ذرا بھی ہوش نہیں ہوتا۔۔۔۔ڈاکٹر جلدی سے علاج شروع کر دیتے۔۔اتنی دیر میں اسلم آفس سے آجاتا۔۔کیا ہوا آسیہ میری پھول سی بچی کو۔۔۔پتا نہیں اسلم صاحب کیا ہوا۔۔۔جب میں روم میں گئی تمنا بے ہوش تھی۔۔۔😭😭😭😭

اسلم صاحب آپ ایسا کرے کال کر دے مزمل بھائی کو۔۔اچھا۔۔۔اسلم صاحب فون پر کال ملا کر بات کرنے لگ پڑتے۔۔۔

یہ سب کیسے ہوا اسلم۔۔۔۔۔پتا نہیں۔۔۔۔میں خود بہت نہیں جانتا۔۔۔ابھی آئی سی یو میں ہی رکھا۔۔۔چلے اللہ بہتر کرے۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔۔

کچھ دیر بعد مزمل آواز دیتا عبدالرحمن کو۔۔۔۔جی ابو۔۔۔۔جاؤ یار گھر۔۔۔۔اسلم کا فون آیا تھا تمنا بہت بیمار۔۔۔ہسپتال میں ہے ہوش نہیں آرہا اس کو۔۔۔اس لیے تم اپنی امی کے ساتھ چلے جانا۔۔۔عثمان کے پیپر ہے ورنہ وہ چلا جاتا۔۔۔۔دکان میں دیکھو لو گا۔۔۔تم اپنی والی بند کر دو کوئی بات نہیں اگر دو دن بند رہی گی۔۔۔۔۔۔اچھا جی

عبدالرحمن . گھر جا کر سب راقیہ کو بتاتا۔۔۔اقرا تو بہت ٹینس ہو جاتی۔۔۔۔

جلد ہی راقیہ لاہور سے اسلام آباد پہنچ جاتے۔۔۔۔۔ہسپتال میں جاتے آسیہ اپنی بہن کے گلے لگ کر رونے لگ پڑتی۔۔۔۔باجی باجی میری بچی۔۔۔۔۔۔کچھ نہیں ہوتا ۔۔۔۔۔عبدالرحمن کہتا خالہ چپ کر جائے ...نرس آتی کہتی۔۔۔۔۔آپ میں سے کوئی ایک اندر آئے ..ڈاکٹر بلا رہی۔۔۔راقیہ جاتی۔۔۔۔جی بخار کم ہے۔۔۔تیز بخار

ہونے کی وجہ سے ہوش نہیں کر رہی۔۔۔۔۔بٹ انشاءاللہ امید ہے کے جلد سہی ہو جائے گی ۔۔۔۔۔۔

اسلم کچھ کھانے پینے کے لئے لے کر آتا۔۔۔

۔آسیہ چلواؤ کچھ کھالو۔۔راقیہ نے کہا۔۔۔۔۔۔عبدالرحمن تم یہاں ہی رہو۔۔۔

کچھ دیر بعد اندر سے نرس آکر کہتی آپ کے مریض کو ہوش آگیا آپ مل لے۔۔۔اس سے پہلے عبدالرحمن کچھ کہتا۔۔نرس کہتی چلے آجائے ۔۔عبدالرحمن چپ کر کے اندر چلا گیا۔۔۔۔۔تمنا پر جب عبدالرحمن کی نظر پڑی۔۔۔۔۔سوچ میں پر گیا اور عبدالرحمن

بہت ٹینس ہوتا۔۔۔۔منہ ریڈ۔۔آنکھیں سوجی ہوتی تمنا کی۔۔۔۔۔عبدالرحمن دل میں کہتا بہت پاگل ہے یہ۔۔۔جو دوسروں کو بھی لے ڈوبے گی۔۔۔💕

ابھی عبدالرحمن تمنا کو دیکھ کر سوچ ہی رہا ہوتا ہے کے تمنا پانی مانگ رہی ہوتی ہے وہ اس بات سے انجان ہوتی ہے کے عبدالرحمن پاس کھڑا ہے۔۔اگلے ہی لمحے وہ گلاس میں پانی

لے کر تمنا پانی پی لو تمنا جب اس کی طرف دیکھتی ہے 😳 تو ہاتھ سے پانی کا گلاس پیچھے کر دیتی ہے۔۔۔آپ یہاں۔۔۔۔۔۔جی امی بھی آئی ہے۔۔لو پی لو پانی۔۔۔۔۔۔تمنا کہتی یہ دیکھے 🙏🏼 اور جائے باہر۔۔۔۔تمنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہاتھ ایسے نہ کرو ڈریپ لگی ہے ۔۔۔اچھا آپ نہیں جائے گے میں خود چلے جاتی۔۔۔۔۔۔😏

تمنا بے وقوف ہو۔۔۔۔اوکے میں جارہا۔۔۔تم ایسا کچھ نا کرو اور پلیز رونا بند کرو ۔۔۔۔۔۔۔میں جارہا باہر۔۔۔۔💔

تمنا پھر سے عبدالرحمن کی باتوں کو سوچنے لگ پڑی۔۔۔اور پھر زور سے رونا شروع کر دیتی ۔۔۔😢

عبدالرحمن دروازے کے پاس کھڑا ہوتا۔۔۔۔دل دل میں اس کو دکھ ہو رہا ہوتا ۔۔۔۔کے اس نے بات کرنے سے پہلے یہ کیو نہیں سوچا کے وہ اس کی خالہ کی لاڈلی بیٹی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔🙏🏼🙏🏼🙏🏼🙏🏼

تمنا میرا بچی ٹھیک ہو۔۔۔جی امی۔۔۔۔جی ابو۔۔۔۔۔خالہ آپ کیسی ہے۔۔میری جاں میں ٹھیک...رات کے آٹھ بج جاتے۔۔۔اسلم کہتا ہم یہاں نہیں رہ سکتے۔۔۔راقیہ کہتی

میں اور آسیہ ہے 💖یہاں آپ اور عبدالرحمن چلے جائے گھر۔۔😤😤😤😤😤😤گھر جانے کے بعد انکل اسلم چارجر کہا ہے۔۔بیٹا تمنا کے روم میں ہو گا۔۔۔میں لا دیتا۔۔۔نہیں آپ رہنے دے میں وہا ہی لگا دیتا ہو۔۔ایسا کرو تم وہا اے سی لگا لو اور انکل آپ ۔۔۔۔۔مجھے عادت نہیں ہے بیٹا۔۔۔۔۔اچھا چلے صبح ملتے ہے پھر۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے جب وہ تمنا کے روم میں جاتا۔۔۔۔۔۔۔چارجر کہیں بھی نظر نہیں آتا ۔۔۔وہ ڈراا وپن کرتا۔۔۔اس میں چارجر کو پکڑنے لگا اچانک اس کی نظر تمنا کے سیل پر پڑتی جو کے بالکل ٹوٹا ہوتا۔۔اس کو اس لیے پتا چل جاتا کے اقرا اور تمنا ہمیشہ ایک جیسی چیزے لیتی۔۔۔۔۔وہ پھر سے کہتا امیر باپ کی بیٹی۔۔دفع ہو مجھے کیا۔۔۔بار میں جاے۔۔۔۔

❤️💖♥️♥️♥️♥️

ایک ماہ بعد تمنا کی مگنی ہو جاتی۔۔۔عبدالرحمن سے۔۔۔۔مگنی کے بعد تمنا واٹس اپ پر عبدالرحمن کو میسج کرتی۔۔۔کیسے ہے آپ۔۔۔۔عبدالرحمن میسج سین کر لیتا۔۔۔بٹ جواب نہیں دیتا۔۔۔۔ایک وقت تھا کے آپ نے مجھے کہا تھا کے میں لاڈو میں پلی خراب

لڑکی ہو۔۔۔۔۔۔۔تو اب کیو کی مگنی مجھ سے۔۔۔ڈرامے میں نہیں آپ کرتے ہے

۔۔۔میں تو آپ سے سچا پیار کرتی ہو۔۔۔جس میں آپ کو دس لڑکے دیکھائی دیتے ہے

۔۔۔صرف آپ میری زندگی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اگلے لمحے عبدالرحمن بس بکواس بند

کرو آج کے بعد میرے نمبر پر میسج مت کرنا۔۔۔اور یہ نہ سوچو کے تم کو میں بیوی نہیں

بناؤ گا۔۔۔۔۔کرو گا شادی تم سے۔۔۔ضرور۔۔۔۔۔کرو گا۔۔۔۔۔تم بھی تیار

رہنا میرے پاس تم کو دینے کے لیے بہت کچھ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔بٹ وقت نہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔رائیٹر غزل نور شیخ💕

کچھ ماہ بعد وہ دن آ گیا جس کا ہر لڑکی کو انتظار ہوتا۔۔مہدی کے بعد آج بارات کا دن تھا

۔۔اسلم صاحب تو جیسے بہت اداس تھے اور تمنا جو رو رو کر پاگل ہو رہی۔۔۔تمنا کی ماھانی

کہتی پاگل ہو تمنا ایسے

آنکھوں سوج جائے گی ۔چپ کرو تم اپنی امی ابو کو دیکھو۔۔۔وہ تم سے زیادہ ٹینس ہے

۔۔۔چلو میرا بچہ چپ ہو جاؤ۔۔۔۔💕

بی بی جی۔۔۔وہ باہر ایک لڑکی آئی ہے۔۔پارلر والی ہے۔۔اچھا اس کو گیسٹ روم میں بٹاؤ۔۔۔اچھا بی جی۔۔۔

کچھ دیر بعد سب ریڈی ہو جاتے۔۔ہال کے لیے روانہ ہو جاتے۔۔۔تمنا کی ماھمانی تمنا کو روم سے لینے جاتی۔۔۔تو ماشاللہ میری گڑیا۔۔۔موٹی موٹی آنکھیں جس میں نہ جانے کتنے خواب تھے آج پورے ہونے جارہے تھے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

اگلے لمحے ہال میں جاتے ہی بارات آنے کے بعد نکاح ہو جاتا سب ایک دوسرے کو مبارک دینے لگ پڑتے۔۔۔۔۔۔۔تمنا پر جب عبدالرحمن کی نظر پڑتی اپنے دل میں کہتا ماشااللہ۔۔۔❤💓

امی ابو جنہوں نے اتنا نازو سے پالا۔۔۔آج وہ کسی کے گھر جارہی۔۔۔۔۔تمنا اقرا کو اشارہ کرتی یہاں اؤ میرے پاس۔۔۔اچھا بھابی جی۔۔۔😳

کچھ دیر بعد لاہور کی طرف روانہ ہو جاتے۔۔۔تمنا کی نانی بھی ساتھ کار میں بیٹھتی۔۔۔۔کے میری لاڈو تمنا ہے۔۔۔۔سفر وقوع پزیر ہو جاتا۔۔۔

تمنا کو اس کے روم میں لے جایا جاتا۔۔۔۔اتنا پیارا روم۔۔۔تمنا دل میں کہتی

۔۔۔۔۔تمنا روم کیسا لگا۔۔۔جی آپی بہت پیارا۔۔۔۔پیارا کیسے نہ ہو عثمان نے جو سجایا

۔۔۔اچھا۔۔۔فوٹو شوٹ ہوتے ہوتے 2 بج جاتے۔۔۔۔۔❤️💛💜

اگلے لمحے بعد عبدالرحمن باہر . سے ہو کر روم میں آتا۔۔۔عبدالرحمن .اس کے پاس آ کر بیٹھ جاتا۔۔۔۔۔تمنا اپنے آپ کو دیکھو اور بتاؤ۔۔۔میں نے کہا تھا تم رئیس کی بیٹی ہو اور آج لگ بھی رہی۔۔۔ون سیکنڈ میں لائٹ دوسری چلا لو۔۔۔۔تاکے میں تمہارے اس نشے میں ڈوب نہ جاؤ۔۔۔سوری یہ ضروری تھا میں زیادہ لائٹ میں تمہاری شکل نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔یہ کیا کر رہے آپ۔۔۔تم نے بولنا نہیں کچھ بھی بس دیکھو۔۔۔عبدالرحمن سگریٹ کو جلاتا اور سموک کرنے لگ پڑتا۔۔۔۔یہ آپ۔۔۔۔چپ کرو تمنا پیار کرتی ہو تو مجھے برداشت کرو۔۔۔۔۔۔۔۔عبدالرحمن سموک کر کے دھواں اس کی طرف کرتا

۔۔۔۔منہ اس طرف کرو میری جان پیار میں براداشت کرو۔۔۔۔

گم سم تمنا ہو جاتی جس آنکھوں میں اتنے خواب تھے۔اور جس کے لیے وہ اتنا تیار ہوئی اس

نے اس کا مذاق بنا دیا۔۔۔عبدالرحمن سموک کرتا جارہا تھا کمرے میں دھواں تھا بہت

۔۔تمنا پھر سے بولی بس کرے پلیز عبدالرحمن۔۔۔تم کو پہلے بھی کہا چپ کر کے بیٹھ جاؤ

۔۔مزہ لو میری خوشی میں تمہاری خوشی ہے۔اور کونسا گرمی ہے ہونے دو دھواں۔۔تمنا

تیزی سے بیڈ سے اٹھ کر جوتا پہن کر سگریٹ کی ڈی بی بیڈ سے پکڑ کر واش روم میں چلے

جاتی اور دراوزہ لاک کر کے سارے سگریٹ پانی میں گیلے کر دیتی۔۔۔عبدالرحمن آواز

دیتا دروازہ اوپن کرو۔۔تمنا دروازہ اوپن کرتی۔۔کہا ہے ڈی بی۔۔اندر ہے لے جا کر

۔۔۔عبدالرحمن جا کر اندر دیکھتا اپنا ہاتھ دیوار پر مار کر کہتا او شیٹ۔۔۔۔😏۔تمنا بہت ڈر

جاتی وہ چپ کر کے اپنی جولیوی اتار دیتی😥۔۔۔غصے سے لال ہوا عبدالرحمن اس کی طرف

دیکھ رہا ہوتا۔۔تمنا صوفہ سے کپڑے لیتی اور واش روم میں جانے لگتی۔۔۔۔جھکی ہوئی

آنکھیں دیکھ کر عبدالرحمن خود واش روم کے دروازے سے پیچھے ہٹ جاتا۔۔۔❤️

تمنا آ کر بیڈ پر بیٹھ جاتی۔۔۔عبدالرحمن اس کے پاس آ کر بیٹھ جاتا۔۔۔میری بات سنو میں

نے تم کو اتنا منع کیا کے نہ کرو مجھ سے شادی نہ کرو نہ کرو۔۔۔بٹ تمھاری روح پر تو پیار کا

بھوت تھا۔۔۔تم نے اپنی ضد پوری کی تھی اور اب میری بات سنو۔۔۔۔۔میں نے گھر

والو کو بھی بہت دفع کہا کے نہ کرے وہا میری شادی۔۔۔سب نے کی ہے اپنی مرضی👈

۔۔۔اب میری مرضی تم سن لو۔۔۔۔میں تم کو اتنی اذیت دو گا کے دو ماہ تک تم خود ہی

طلاق لے لو گی۔۔۔🤗۔تم میری خالہ کی بیٹی ہو اس لیے تم پر میں ایک احسان کر سکتا۔۔

کے تم کو میں ہاتھ نہیں لگاؤ گا۔۔۔مجھے سے طلاق لینے کے بعد تم👈۔

بس عبدالرحمن بس کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سمجھتے ہے آپ خود کو۔۔۔جو دل میں اے گا کرے گے🤔۔۔۔۔میں یہاں سے کبھی

نہیں جاؤ گی۔۔۔اور رہی آپ کے ہاتھ لاگنے کی بات تو آپ میں کوئی کمی ہو گی۔۔۔۔جو

آپ مجھ پر سارا الزام ڈال دے گے۔۔۔۔بولے کیا کمی ہے آپ میں

۔۔۔۔اگلے ہی لمحے عبدالرحمن تمنا کا منہ پکڑ کر کہتا بکواس بند کرو۔۔۔۔بڑا شوق

ہے نہ تم کو چلو یہ بھی ٹھیک....۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمنا اس کا ہاتھ زور سے نیچے کرتی

۔۔۔۔کیو کیا اب پیچھے🤔اب یہ ہاتھ پیچھے نہیں ہو گا۔۔۔۔تم کو میں وہ سب حق دو گا جو

شوہر بیوی کو دیتا۔۔۔تم کو پتا چلے کے میں کس قابل ہو۔۔۔۔۔۔۔۔طلاق تو دو گا پر

ساتھ ساتھ اب تمہاری عزت بھی پاؤں تلے رودہ گا۔

ایک نئی صبح ایک نئی زندگی کا آغاز تمنا جب شاور لے کر آتی ۔۔۔اتنا کچھ ہونے کے بعد

اس کے منہ پر بہت رونق ہوتی ۔۔۔وہ اپنے گیلے بالوں کو ٹاول سے صاف کر رہی ہوتی

اچانک سے عبدالرحمن کے چہرے پر پانی کے کچھ ڈراپ گرتے ۔۔۔عبدالرحمن اچانک

آنکھیں کھولتا ۔۔۔تمنا پاگل ہو یار ابھی سویا تھا اور تم نے پانی گرا دیا ۔۔۔تمنا کہتی میں

نے تو نہیں گرایا اچھا یار جاؤ سونے دو تم سے لڑ نہیں سکتا ۔۔۔وہ پھر سے کمبل اوڑھ کر سو

جاتا ۔۔۔۔تمنا نماز پر کر سو جاتی ۔۔۔۔۔کچھ دیر بعد دس بجے دروازے پر دستک ہوتی

۔تمنا جلدی سے اٹھ کر ڈور اوپن کرتی ۔۔۔آپی اسلام علکیم ۔۔وعکیم اسلام ۔۔۔

عبدالرحمن کہا وہ آپی ابھی کچھ دیر پہلے باہر گے ۔۔۔اچھا میں بیڈ شیٹ لے کر آتی ہو

۔۔۔آپی اقرا کو بھی لے آنا ۔۔۔وہ ابھی سوئی ہے ۔۔۔۔اچھا ۔۔۔۔عبڈالرحمن آ جاتا

۔۔۔تمنا وہ میرے کوٹ کی جیب میں رینگ ہے پہن لینا ۔۔.اچھا ۔۔۔۔۔💕❤️

کچھ دیر بعد مناہل آ جاتی ساتھ تمنا اور عبدالرحمن کی نانو ۔۔۔۔دونوں سلام لیتے

۔۔۔۔سدا خوش رہو ۔۔۔نانو آ جائے بیٹھ جائے ۔۔ ساتھ عبدالرحمن مناہل ۔۔۔تمنا

۔۔۔اور کچھ دیر میں راقیہ اور اسلم آتے سب مل کر تمنا کے روم میں بیٹھ جاتے

۔۔۔عبدالرحمن بیٹا ہو گیا انتظام ۔۔۔جی جی ابو سب ہو گیا ۔۔۔۔۔اسلم اور راقیہ باہر چلے

جاتی۔۔۔آپی یہ اقرا عثمان گڑیا سب کزن کہا۔۔۔سب سو رہے۔۔۔رات کو ہم کو سونے دیا۔۔۔اب خود مزے سے سو رہے۔۔۔😂😀

تمنا بیٹا یہ بال کیو کھولے ہے نانو جی وہ گیلے تھے اس لیے کھولے۔۔۔اچھا میرا بیٹا ان کو بند کرو گلی سے بھی کوئی آرہا کوئی جا رہا نظر نہ لگ جائے ... عبدالرحمن نانو بالوں کو بھی نظر لگتی ہے😄ہاں بیٹا۔۔میں تو تمہاری ماہ کو کہتی تھی کے میں عبدالرحمن کے لیے وہ لڑکی لاؤ گی جو پڑھی ہو اور جس کے بال لمبے ہو۔۔۔۔لیکن بیٹا اللہ نے تو میری بہت نزدیک ہو کر سن لی۔۔۔جی جی نانو۔۔۔راقیہ آکر کہتی امی ناصر بھائی ناشتہ لے آئے ۔۔۔اچھا چلو میں آتی ہو۔۔۔۔نانو چلے جاتی۔۔۔خالہ میں مل اؤ ماموں سے۔۔اور ماھمنی سے ۔۔۔نہیں بیٹا وہ خود آجاتے۔۔۔اور اب خالہ نہیں امی کہا کرو۔۔۔جی جی خالہ آج سے آپ میری امی ہے۔۔۔۔

کچھ دیر بعد تمنا کے ماموں اور ماھمنی روم میں آتے تمنا اور عبدالرحمن جلدی سے اٹھ کر سلام لیتے۔۔۔ناشتہ لگ جاتا سب ناشتہ کرتے۔۔۔۔اتنی دیر میں اقرا آجاتی تمنا بھابی

۔۔اکیلے اکیلے🙄.... تم تو مجھے بتاؤ کہا تھی تم۔۔۔یار کہا ہونا۔۔۔ساری رات باتیں

۔۔۔اچھا چلو اؤ ناشتہ کرو۔۔۔۔جی جی ضرور۔۔۔۔

سب ناشتہ کر کے فری ہو جاتے۔۔۔۔تمنا اب اکیلی روم میں ہوتی۔۔۔اس کو امی ابو کی

بہت یاد آرہی ہوتی بٹ وہ عبدالرحمن سے سیل نہ لیتی۔۔۔۔عبدالرحمن بات سنو

۔۔۔۔۔جی آپی مناہل۔۔۔تم نے تمنا کو منہ دیکھائی میں کچھ نہیں دیا۔۔۔آپی دی ہے

رینگ۔۔۔تو اس کو کہو پہنے۔۔۔۔اچھا۔۔۔اگلے ہی وقت وہ روم میں جاتا اور سردی

ہونے کی وجہ سے کمرے کا ڈور جو آتا جاتا بند کر کے آتا جاتا۔۔۔سو عبدالرحمن جا کر الماری

سے رینگ نکالتا۔۔۔اور تمنا کے پاس جا کر کہتا ہاتھ آگے کرو تمنا ڈر ڈر کے ہاتھ آگے

کرتی۔۔۔۔کتنے بجے کہا تھا یہ رینگ پہن لینا۔۔۔تم نے کیو نہیں پہنی۔۔عبدالرحمن مجھے

یاد نہیں رہا۔۔۔وہ رینگ ڈالتا تمنا ہاتھ کی طرف دیکھنے لگ پڑتی اگلے ہی پل وہ رینگ

دوبارہ تمنا کے ہاتھ سے اتار کر مڈ والی انگلی میں ڈالنے لگ پڑتا۔۔۔عبدالرحمن وہاسی تھی

یہاں نہیں آنی۔۔۔۔۔۔۔میری جان تمہاری یادداشت بہت کمزور ہے یہ اب اس انگلی

میں ڈالنی۔۔۔۔مجھے درد ہو رہا ہے نہیں آنی یہاں۔۔عبدالرحمن چھوڑ دے۔۔۔۔۔اتنی

مشکل سے رینگ ڈال دیتا۔۔۔تمنا کی آنکھوں میں آنسوں اور انگلی پر زخم ہو جاتا

۔۔۔۔۔۔۔عبدالرحمن اس کے آنسو دیکھ کر کہتا صاف کرو ان کو اپنے ماما پاپا گھر جا کر رونا

۔۔۔۔یہاں میں ہو اور تمہاری زندگی کی ڈور میرے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔پیار لفظ کہنا

آسان ہے میری بیگم۔۔۔۔۔۔

تمنا کو اتنا درد ہو رہا تھا کے وہ عبدالرحمن کی باتوں کا جواب نہیں دے سکی۔۔۔۔اقرا آ

جاتی۔۔۔۔کیا ہوا تمنا کوئی بات ہے جو ایسے بیٹھی ہو اور تم رو کیو رہی۔۔یار کچھ نہیں امی

ابو کی یاد آ رہی۔۔۔۔رونہ بس آپ جلدی سے اٹھ جاؤ تیار ہونے جانا

پارلر۔۔۔۔عبدالرحمن کہتا تو گھر بلالو اس کو نہیں بھائی۔۔۔۔۔وہ نہیں آتی جہاں سے

بکنگ کروائی۔۔۔اچھا تو عثمان چھوڑنے جا رہا۔۔۔۔۔جی بھائی،۔۔۔۔۔۔کار پر جانا

بائیک پر نہیں۔۔آپ کہ دے بھائی اس کو وہ نہیں مانتا۔۔۔اچھا کہتا ہو

۔۔۔۔۔۔عبدالرحمن باہر چلا جاتا۔۔۔اقرا پلیز میری فنگر پر میں نے رینگ ڈالی تو اب اتر

رہی تھی تو زخم ہو گیا۔۔۔۔۔اُفف توبہ تم اب بتا رہی۔۔۔۔۔یار مجھے بہت درد ہو رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔بٹ عبدالرحمن تھے۔۔۔میں اس لئے نہیں کہا۔۔۔۔۔۔۔اچھا چلو میں

راستے میں سے پٹی لے کر لگا دیتی۔۔۔۔۔۔ تھکس میری جاں۔۔۔۔۔اٹس او کے بھابی🙄

🙄🙄🙄🙄

آج تو یہ جوڑی بہت پیاری لگ رہی تھی ولیمہ کا دن اور سب مہمان ہال میں آگے تمنا تو اپنی امی ابو سے اسے ملتی جیسے کب کی اداس ہو۔۔۔موٹی موٹی آنکھیں جن میں کاجل لگا اور بھی پیار لگ رہا تھا چہرہ ایسے جیسے پھولوں جیسا ہو۔۔عبدالرحمن بھی کسی پرنس سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔دس بج جاتے۔۔۔ہال کی لائٹ بند ہو جاتی اسلام آباد کے لیے روانہ ہو جاتے۔۔۔رات کے بارہ بجے وہ گھر پہنچ جاتے۔۔۔گلشن جلدی سے کھانا لگاؤ ۔۔عبدالرحمن کہتا خالہ بھوک۔ نہیں ہے نہ لگوائے ۔۔بیٹا جتنی ہو گی کھالینا۔۔۔کچھ دیر بعد تمنا عبدالرحمن کو اپنے روم میں لے آتی سونے کے لیے۔۔۔۔دونوں ایک دوسرے سے بات نہیں۔۔۔کرتے۔۔۔اور سو جاتے۔۔اگلی صبح تمنا جلدی اٹھ جاتی اور نماز پڑتی عبدالرحمن نماز پڑتا۔اور سو جاتا۔۔۔۔تمنا پھر بھی عبدالرحمن کو نہ بلاتی۔ صبح تمنا اٹھ کر باہر جاتی کافی باتیں کی اس نے اپنے امی ابو کے ساتھ۔۔۔بیٹا عبدالرحمن کو جگالاؤ ہمارے ساتھ ناشتہ کر لے اچھا ابو۔۔۔۔۔تمنا روم میں جاتی عبدالرحمن کو آواز دیتی۔۔۔عبدالرحمن۔۔۔۔بولو تمنا۔۔۔۔اب کیوں بولا رہی ہو مجھے۔۔۔کل کا منہ بنایا تھا اب کیو بولا رہی۔۔۔آپ ناشتہ کر لے۔۔۔ابو کہہ رہے۔۔کے مل کر کرنا

۔۔۔عبدالرحمن جلدی سے واش روم میں جا کر فریش ہو جاتا۔۔۔ باہر آتا ناشتہ کرتا

۔۔۔اور اپنی خالہ سے باتیں کرنے لگ پڑتا۔۔۔ یہ لو تمنا بیٹا۔۔۔ یہ موبائل تمہارا

۔۔۔۔ابو یہ آپ کے پاس تھا۔۔۔ہاں بیٹا شادی والا گھر کوئی وہا سے لے نہ لے اس لیے

میں نے اپنے پاس رکھ لیا۔۔۔۔ اچھا ابو۔۔۔۔۔خالہ امی کی کال آئی تھی وہ پانچ بجے تک آ

جائے گے۔۔۔ اچھا چلو میں کچن دیکھ لو۔۔۔ آپ دونوں روم میں چلے جاؤ۔۔۔ خالوں

۔آپ بھی آجائے۔ بیٹا میں کچھ سامان لے اؤ۔۔۔ اچھا۔۔۔ عبدالرحمن روم میں چلا جاتا

۔۔تتمنا کچن میں۔۔۔ تمنا بیٹا تم کچن میں جاؤ عبدالرحمن کے پاس بیٹھوں میں آتی ہو۔۔۔جی

امی۔۔۔۔ تمنا روم میں جاتی اپنا سیل ہاتھ میں لیے عبدالرحمن کے پاس جا کر کہتی کے

سیل میں کیا وہا یوز کر سکتی... عبدالرحمن کہتا لگتا ہے کل رات والی بات آپ بھول گئی ہو

۔۔بس کچھ ماہ تک تم بیوی رہو گی میری۔۔۔۔ پلیز عبدالرحمن جتنا پوچھا گیا اس کا جواب

دے۔۔۔۔۔ آپ سب سے توسی بات کر رہے ہے مجھے سے آپ کو کو کیا مسلہ۔۔۔۔ 🤔

۔۔۔۔۔۔ تمنا سب سے میں نفرت نہیں کرتا صرف تم سے نفرت کرتا۔۔۔ جتنا تم مجھ

سے پیار کرتی میں نفرت۔۔ اب اس بارے میں ہم گھر جا کر بات کرے گے

۔۔۔۔۔کچھ دیر بعد سب آرہے ہے تیار ہو جاؤ۔۔ تمنا چپ کر کے اٹھ جاتی۔۔۔۔۔۔۔

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

کچھ دن بعد تمنا چاول بناتی سسرال میں سب اتنی تعریف کرتے۔۔۔۔ تمنا کے اوپر سارے گھر کی ذمہ داری۔ تھی۔۔۔۔ کیو کے اقرا اور گڑیا کالج جاتی۔۔۔ عثمان بھی ۔۔۔ تمنا کی ساس سے اتنا کام ہوتا نہیں تھا اور سسر تو عبدالرحمن کے ساتھ دکان پر ہوتا ۔۔۔۔۔۔ اس لیے اب تمنا کو وہ کام کرنے پڑتے جو وہ اپنے گلشن بی سے کرواتی ۔۔۔۔۔ تمنا کے سسر کی عادت تھی کے وہ صبح نماز پر کر کچھ دیر واک پر جاتے۔۔۔ اان کی ایک عادت میں تمنا نے اور اضافہ کر دیا۔۔۔۔ وہ تھی صبح چھ بجے کی چائے۔۔۔۔ بیس دن میں تمنا نے سب کا دل جیت لیا۔۔۔ نہ جیت سکی تو صرف عبدالرحمن کو۔۔۔۔۔۔ جو رات کے بارہ۔۔۔ ایک بجے آتا۔۔۔۔۔

لگ بگ صبح کے گیارہ بج گے عبدالرحمن جلدی سے ناشتہ کرتا اور شاپ پر چلا جاتا۔۔۔ تمنا اپنی ساس کے پاس جا کر باتیں کرنے لگ پڑتی۔۔۔۔۔ تمنا ہر کسی کا بہت خیال رکھتی ۔۔۔۔ شام کا وقت سب گھر آ کر کھانا کھاتے۔ عبدالرحمن نو بجے آتا۔۔ وہ اپنی امی سے سلام لے کر آتا اور کہتا امی میں نے دوستوں کو پارٹی دی ہے میں بھی وہا جا کر کھانا کھاؤ گا لیٹ ہو گیا پریشان نہ ہونا۔۔۔ اچھا بیٹا۔۔۔۔ اگلے ہی لمحے عبدالرحمن روم میں جاتا تمنا کہا ہو۔۔۔۔ جی بس آئی۔۔۔۔ یہ لے جی آپ کے کپڑے۔۔۔۔ شکریہ۔۔۔۔ آج شکریہ کیو

آگے بھی میں ہی کرتی۔۔۔پہلے تو آپ نے کبھی نہیں کہا۔۔۔۔اچھا میں آکر بتاؤ گا ۔۔۔۔۔۔چلے ٹھیک ہے۔۔۔۔۔تمنا اقرا کے روم میں جا کر باتیں کرنے لگ پڑتی عثمان بھی آجاتا۔۔۔عثمان کہتا بھابی ویسے آپ کام بہت کرتی میں آپ کو ایک آئیڈیا دو آپ ایسا کرے کے اپنی دیورانی لے آئے ... اچھا عثمان لے اؤ گی پہلے سٹڈی تو کمپلیٹ کر لو ۔۔۔۔جی بھابھی وہ تو ہو جانی بس کچھ ماہ اور۔۔۔۔باتیں کرتے کرتے بارہ بج گے ۔۔۔تمنا کہتی اب سو جاؤ اقرا گڑیا عثمان۔۔۔میں جا رہی ہو روم میں آپ نے صبح کالج جانا ۔۔۔اللّٰہ حافظ۔۔۔خدا حافظ بھابی۔۔

ایک بج جاتا تمنا عبدالرحمن کو کال کرتی۔۔۔اتنی دفع کرتی بٹ وہ نہیں اٹینڈ کرتا۔۔۔تمنا ایک گہری سوچ میں چلے گئی کے عبدالرحمن نے اگر مجھے سچ میں طلاق دے دی تو کیا کرو گی۔۔۔میں۔۔۔میں نے تو کہا تھا کے ہمارے اندر تعلق قائم ہو گیا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔پر ایسا میں کیا کرو۔۔۔۔۔یہ ایک راستہ تھا اب تو میرے پاس کوئی اور راستہ نہیں ۔۔۔کیا کرو۔وہ ایسی سوچ میں گم ہوتی کے اچانک اس کے سیل پر عبدالرحمن کی کال آتی وہ کال اٹینڈ کرتی جی۔۔۔میں آرہا ہو جیسے میں فون پر دوبارہ مس کال کرو گا دروازہ اوپن کر دینا۔۔۔اچھا۔۔۔۔۔۔تمنا بہت حیران ہوتی کے یہ ایسے کیو کہ رہے۔۔۔۔دوبارہ سے

مس کال آتی تمنا باہر جا کر دروازہ اوپن کرتی۔۔۔۔وہ روم میں آجاتا۔۔۔عبدالرحمن اتنی دیر سے۔۔ٹائم دیکھا آپ نے۔۔۔کیا ہو گیا دو تو ہوئے ہے ابھی۔۔۔اچھا آپ کو ذرا بھی احساس نہیں ہے کے آپ کی بیوی بھی ہے میں اس کو بھی وقت دو آپ کو صرف اپنے آپ سے پیار۔۔۔۔کیسی اور سے نہیں۔۔۔۔آپ کا رویہ میرے ساتھ ایسا ہے جیسے بازار سے لائی گئی عورت۔۔۔عبدالرحمن کھڑا ہو کر اس کی باتیں سنتا سنتا اس کے پاس آکر منہ پر دو تھپر لگاتا۔۔۔کیا کب سے بکواس سن رہا ہو کیے جا رہی ہو۔۔۔بولو اب۔۔۔۔۔آپ نے ڈرنک کی ہے۔۔۔۔ہے کی ہے پھر۔۔۔آپ کیو کرتے ہے اپنے ساتھ عبدالرحمن تمنا کی بات کا جواب دیے بغیر دوسری طرف جانے لگتا تمنا اس کا ہاتھ پکڑ لیتی جواب دے مجھے۔۔۔۔چھوڑ دو تمنا سو جاؤ پلیز۔۔۔۔عبدالرحمن آپ مجھے مار لے پر پلیز شراب نہ پیا کرے۔۔۔۔عبدالرحمن اس کے بازوں کو زور سے پکڑ کر کہتا۔۔۔۔یہ تم نے لگوائی ہے میں نے آج ڈرنک کی۔۔۔اور سموک بھی اس دن کیا۔جب تک تم نظر آو گی میں ایسا ہی کرو گا۔۔۔۔تم نے میری زندگی تباہ کر دی۔۔۔۔۔۔۔تمنا عبدالرحمن کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہتی میں آپ سے بہت پیار کرتی۔۔۔۔عبدالرحمن اس کو پکڑ کر دکا دیتا وہ

سائیڈ ٹیبل کے ساتھ جا کر لگتی۔۔۔اور میں تم سے اتنی نفرت کرتا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔کے بتا نہیں سکتا۔۔۔سو جاؤ۔۔۔۔۔

صبح صادق کا وقت ہو گیا۔۔فجر کی اذان جب اس کے کانوں۔میں پڑی.. جلدی سے اٹھ کر وضو کر کے جائے نماز پر کھڑی ہو گی۔۔اے۔میرے پیارے رب میرا گھر بچا لے میں نے تو دل سے محبّت کی ہے تو میری دلوں کا حال جانتا ہے اس لئے مجھے ایسا راستہ دیکھا دے اور عبدالرحمن کو بڑی عادتوں سے دور کر دے اللّٰہ ان کے دل میں میرے لئے محبّت ڈال دے۔۔امین۔۔۔اگلے لمحے عبدالرحمن بھی اٹھ کر غسل۔کر کے نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا۔۔۔۔تمنا چپ۔کر کے سو جاتی۔۔۔عبدالرحمن بھی نماز پر کر سو جاتا۔۔۔۔۔❤❤

❤❤❤💚💚💚

شادی کے دو ماہ۔بعد آج سب گھر والو کی دعوت ہوتی ہے۔۔تمنا اور عبدالرحمن کے ناھال۔۔۔۔۔۔۔لیکن عبدالرحمن۔کہتا امی آپ سب چلے جائے ۔۔۔مجھے کام ہے میں رات کو آ جاؤ گا۔۔تمنا کو لے جائے ۔۔۔۔بیٹا میں بھی سوچ رہی تمہاری نانو کہ رہی

کے دو تین دن کے لئے رہنے آجاؤ۔۔اور اقرا اگر ڈیا تمنا کو بھی لے آؤ۔۔۔اچھا جو کرنا ہے کر لے میں کپڑے بدل کر جا رہا ہو۔۔جاؤ بیٹا اللہ کی سپرد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کپڑے بدلنے کے لئے روم میں جاتا لے کپڑے آپ کے۔۔۔بات سنو تمنا۔۔وہ آنکھیں نیچے کیے۔جی جی۔۔۔میری طرف دیکھو امی کو کہو کے۔میں آپ کے ساتھ چلے جاتی ہو بٹ میں نے رہنا نہیں۔۔۔میرا نام نہ لینا۔۔۔۔۔

اچھا جی کہ دو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کہ۔کر روم کے باہر چلے۔جاتی

عبد الرحمن۔کہتا اس کو کیا ہوا یہ بہت جلدی آج بات مان گئی۔۔۔چلو اچھی بات ہے لگتا مجھ سے تنگ آگئی چلو شکر ہے اب خود دفع ہو جائے گی۔۔۔۔۔

امی امی۔۔۔۔جی اتمنا بیٹا۔۔۔تمنا رونا شروع کر دیتی کیا ہوا میری جان۔۔۔۔۔امی دو دن سے میری طیبعت۔خراب ہے۔۔۔۔۔اقرا اقرا بھابی کے لئے پانی لاؤ۔۔۔اچھا امی ۔۔۔۔۔امی امی کیا ہوا بھابی کو کچھ نہیں طیبعت ٹھیک نہیں۔۔جاؤ اقرا بھابی کا عبایہ کراؤ میں دوائی لا کر دو اور نانو کو کال کر دو کے تمنا ٹھیک نہیں پھر اے گے۔۔۔۔نہیں نہیں امی

کال نہ کرے نانو کو۔۔۔مجھے دوائی لادے میں عبدالرحمن کے ساتھ واپس آجاؤ گی

۔۔۔۔۔۔چلو اقرا آتے تک تمنا کی بھی کپڑے پریس کر دو۔۔۔اچھا امی جی۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر غزل کے پاس چلے جاتے۔۔۔۔جو ٹیسٹ لکھ دیتی۔۔۔باہر سے یہ

ٹیسٹ کروالے کل رپوٹ مل جاے گی آپ کل آکر مجھے ٹیسٹ چیک کروانے ہے

۔۔۔ابھی میں تمنا آپ کو نارمل دوائی دے رہی جو آپ نے کھانے سے پہلے کھانی

۔۔۔۔باقی کل پھر ٹیسٹ چیک کرنے کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راقیہ دل میں کہتی اللہ کرے جو میں سوچ رہی وہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر جاتے ہی راقیہ۔۔۔۔۔اقرا۔۔۔اقرا۔۔۔۔۔اقرا۔۔۔کہا ہو۔۔۔۔امی کیا ہو گیا

۔۔۔۔بھابی کے لئے جوس لے کر اؤ۔۔۔۔۔اچھا جی میں بھی کہو امی اتنی آواز کیو دے

رہی۔اپنی بہو کی خدمت۔۔۔۔۔۔۔۔ہے تو میری لاڈلی بہو ہے یہ۔۔۔۔اچھا جی ابھی لے

کر آئیُ۔۔۔۔۔

سب تیار ہو جاتے۔۔۔۔۔گڑیا کہتی بھابی آپ بیمار ہے پھر بھی بہت پیاری لگ رہی

۔۔۔تمنا اور اقرا ہسنے لگ پڑتی۔۔۔۔اگلے لمحے مزمل گھر آگیا تیار ہو گئی راقیہ۔۔۔بچیاں

۔۔۔۔۔جی جی بس عثمان کا انتظار ہے کار صاف کر رہا۔۔۔ چلو لاؤ پھر میرے بھی کپڑے

۔۔۔۔۔۔۔

کیا نظارے ہے راولپنڈی کے۔۔۔۔۔۔۔اونچے پہاڑ۔۔۔۔غار۔۔۔۔۔۔۔اور جب سردی کا موسم ہو تو اور بھی پیارا لگتے ہے یہ نظارے۔۔۔۔۔لگ بگ دو بجے کے قریب وہ پہنچ گے۔۔۔۔جب وہ وہاں انٹر ہوتے تو تمنا اپنے امی ابو کو دیکھ۔ کر بہت خوش ہوتی پہلے اپنی نانو کے گلے لگتی۔۔۔۔راقیہ کہتی امی بس کرے میں بھی ملنے کے لئے کھڑی....سب ہسنے لگ پڑتے۔۔۔۔ماھمنی جان کیسی ہے آپ۔۔۔۔میں ٹھیک۔۔۔۔۔۔اسلم کہتے بیٹا عبدالرحمن۔۔۔وہ آجاتے مال لینے گے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کول ڈرنک پینے کے بعد تمنا۔ عثمان۔ اقرا۔ سب تصویریں بناتے۔۔۔۔۔۔۔۔گڑیا تمنا کا سیل لے کر سب تصویریں سٹیٹس پر لگا دیتی۔۔۔ تمنا اور اقرا تو اس بات سے انجان ہوتی ۔۔۔۔عبدالرحمن واٹس اپ پر سب تصویریں۔ دے کر میسج کرتا تمنا سٹیٹس سے تصویریں اتارو۔۔۔۔

گڑیا کے پاس ہوتا وہ مسیج سین کر لیتی پر تصویریں ڈیلیٹ نہیں کرتی۔۔۔عبدالرحمن بہت غصے میں ہوتا۔۔۔۔۔بٹ وہ وہاں پہنچ جاتا۔،سب مل کر کھانا کھاتے۔۔۔۔چائے پیزا وغیرہ کھاتے۔۔۔۔۔۔باجی راقیہ آپ نے رہنا نہیں۔۔۔نہیں رہنا ہے آسیہ۔۔۔تمنا کے ٹیسٹ کروائے کل ہوسپٹل جانا۔۔۔وہ عبدالرحمن کے ساتھ چلے جائے گی ۔۔۔کچھ لمحے بعد تمنا اور عبدالرحمن وہا سے نکل آتے۔۔۔رات کا وقت اور سردی عروج پر تھی۔۔۔ہلکی ہلکی پھوڑ پڑ رہی تھی تمنا کا یہ دوسرا سفر تھا جو وہ عبدالرحمن کے ساتھ کار میں کر رہی تھی۔۔۔تمنا تمہارا سیل کہا.جی وہ میرے بیگ میں ہے۔۔۔۔۔۔کیو کیا ہوا ۔۔۔کچھ نہیں گھر جا کر بتاتا ہو۔۔۔۔۔

اگلے لمحے کار کی سپیڈ اتنی تیز کر لی۔۔۔۔۔۔عبدالرحمن کار کی سپیڈ آہستہ کرے ۔۔۔اتنی دھند ہے ہے۔۔۔عبدالرحمن کہتا نہیں تم مرتی۔۔۔۔۔۔وہ چپ ہو جاتی ۔۔۔رات کے گیارہ بج جاتے۔۔۔وہ اتنی سپیڈ سے کار چلا کر ایک بیکری پر کار سٹاپ کرتا ۔اور تمنا کو کار میں چھوڑ کر خود بیکری پر چلا گیا وہا سے کھانے پینے کی چیزے لے کر آتا ۔۔۔اور تمنا کو دیتا اور خود کار چلانے ۔لگ پڑتا۔۔۔۔۔تمنا یہ میں دیکھنے کے لئے نہیں لا یا

۔۔ کھالو اور اندر سے ایک ٹی پیک مجھے دے دو۔۔۔۔۔لے۔۔۔۔یار۔اوپن تو کر دو

۔۔۔چلو میں کر لیتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر آ جاتا رات کا ایک بج جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کار سے اتر کر لاک اوپن کرتا۔۔۔۔اور کار گھر کے گیراج میں کھڑی کر کے اتر کر دوسری طرف سے ڈور اوپن کرتا تمنا بھی اتر کر اندر چلے جاتی۔۔۔۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے کپڑے بدل کر تمنا شیشے کے آگے کھڑی ہوتی۔۔۔۔۔۔اس کی نظر شیشے سے عبدالرحمن پر پڑتی۔۔جو سگریٹ کی ڈبی اوپن کر رہا ہوتا۔۔۔۔۔۔جلدی سے وہ سگریٹ لگا کر پینے لگ پڑتا۔۔۔۔عبدالرحمن کہتا یہ لائٹ بند کر دو . .

وہ لائٹ بند کر کے بیڈ پر آ کر لیٹ جاتی۔۔۔۔اس کو بہت دکھ ہوتا۔۔۔۔۔۔۔عبدالرحمن مسلسل سموک کرتا جاتا۔۔جب وہ تیسرا سگریٹ لگانے لگتا۔۔۔۔۔تمنا اس کا ہاتھ پکڑ لیتی ۔۔۔۔بس کر دے۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔۔جب عبدالرحمن کا ہاتھ وہ پکڑتی تو اس لیمپ کی روشنی میں اس کی طرف عبدالرحمن دیکھتا۔۔۔۔۔جاؤ یہاں سے پلیز تمنا تم سو جاؤ مجھے

بہت غصے ہے وہ نہ ہو تم پر نکل جائے .... آپ کا خود کو اذیت دینے کا مقصد

تم سب کچھ کر کے اتنی بولی کیسے بن جاتی ہو۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب میں نے کیا کیا۔۔۔۔۔۔۔

تم بہت نیک ہو جاؤ سو جاؤ اس سے پہلے کچھ اور ہو جائے۔۔

وہ سگریٹ منہ میں رکھتا۔۔ تمنا اس کے منہ سے پکڑ کر توڑ دیتی۔۔۔

عبد الرحمن اس کے منہ پر ایک تھپر مارتا۔۔۔ اور اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ سے کھینچ کر

چھوڑے مجھے۔۔ کہاں لے کر جا رہے ہے۔۔۔۔ چھوڑے۔۔۔۔۔۔۔ تم جیسی کے لیے نہ تو کمرے میں جگہ ہے اور نہ میرے دل میں۔۔۔ وہ اتنی زور سے تمنا کو روم سے باہر کر کے اندر سے روم کا ڈور لاک کر لیتا۔۔۔ اور اندر سے بولتا۔۔۔ آج میں نے کمرے سے باہر کیا۔۔۔ بس کچھ دن اور زندگی سے بھی نکال دو گا۔۔۔۔۔۔

عبد الرحمن دروزاہ کھولے۔۔۔ باہر لون میں اتنی سردی۔۔۔ میں اکیلی کسی کے روم میں بھی نہیں جا سکتی۔۔۔ پلیز اوپن دی ڈور . . ۔۔ وہ کچھ بولے بغیر ہی سو جاتا۔۔۔۔ تمنا

باہر صوفہ پر لیٹ جاتی۔۔۔رو رو کر اپنا حال بڑا کر لیتی۔۔۔۔۔وہ روتے روتے ہی سو جاتی۔۔۔نہ کوئی کمبل اور نہ کوئی چادر۔۔۔پیار کو کھو جانے کا ڈر کے یہ بھول گئی ۔۔۔کے سردی اتنی ہے۔۔۔۔فجر کے وقت جیسے عبدالرحمن باہر آتا۔۔مسجد میں جانے کے لیے۔۔۔۔۔وہ تمنا کو صوفہ پر سویا ہوا پاتا۔۔دل میں کہتا یہ پاگل ایسے سوئی ہے۔۔۔دفع کرو مجھے کیا۔۔۔وہ گھر ہی نماز ادا کرتا۔۔جب انسان اپنے رب کی بارگاہ میں کھڑا ہوتا تو اللہؐ اس کا دل موم کر دیتا۔۔۔اگلے لمحے اس کے ذہین میں بات آتی اتنی سردی ہے میں کیو نہ اس کے اوپر کمبل دے اؤ . ۔۔۔وہ دعا مانگ کر تمنا کے اوپر جا کر کمبل دے آتا اور خود اندر آ کر سو جاتا۔۔۔

صبح کے ساڑھے دس ہو جاتے . عبدالرحمن جلدی سے تیار ہوتا۔۔۔۔باہر آتا تو تمنا سو رہی ہوتی۔۔۔تمنا۔۔۔۔تمنا۔۔۔۔عبدالرحمن اس کو آواز دیتا لیکن وہ نہیں اٹھتی ۔۔عبدالرحمن اس کا بازو پکڑ کر اس کو آواز دیتا۔۔جی جی۔۔۔پہلے عبدالرحمن چوک جاتا ۔۔۔کے تمنا کو اتنا بخار ہے۔۔میں آپ کو ناشتہ بنا دو صرف دس منٹ۔۔۔۔نہیں تم لاک لگا لو میں شاپ پر جا رہا۔۔۔

دن کے بارہ بجے راقیہ کا فون آتا۔۔۔۔ عبدالرحمن تمنا ٹھیک ہے۔۔اس کے آج ٹیسٹ ہسپتال سے ملنے۔۔۔ جا کر لے اؤ۔۔۔اور ڈاکٹر سے مل لینا۔۔۔اچھی امی۔۔۔دو بجے ڈاکٹر نے چلے جانا۔۔۔ چلے میں امی جاتا ہو۔۔۔۔۔۔اگلے ہی پل۔۔۔۔۔۔ چھوٹے چھوٹے ۔۔۔۔۔جی صاحب جی۔۔۔۔۔ یہاں کھڑے ہو میں بس دس منٹ تک آیا۔۔۔اچھا جی

--

ہسپتال جا کر ٹیسٹ لے کر ڈاکٹر غزل کے پاس جاتا۔۔اچھا تو آپ ہے تمنا کے ہسبنڈ ۔۔۔جی جی۔۔۔۔ مبارک ہو آپ پاپا بنے والے ہے۔۔۔میں کچھ دوائیاں لکھ دیتی ۔۔۔ہر ماہ بعد لازمی آنا ہے کیو کے آپ کی بیوی بہت کمزور۔۔۔۔ عبدالرحمن تھکس کہ کر باہر آجاتا۔۔۔۔اس کو اتنی خوشی ہوتی۔۔۔۔پر وہ جب یہ سوچتا کے تمنا تو اب میری زندگی سے کبھی نہیں جائے گی۔۔۔اللہ میرے مجھے اس سے پیار نہیں ہے۔۔۔۔ پھر بھی

عبدالرحمن گھر پر جاتا دارواز ے پر دستک دیتا۔۔۔ تمنا دروازہ اوپن کرتی۔۔۔۔اور سلام لیتی۔۔۔۔عبدالرحمن سلام کا جواب دیتا۔۔۔۔اور روم میں جا کر سلمان کو کال کرتا یار

میں چار بجے اؤ گا شاپ پر میری طبیعت نہیں سی۔۔۔اوکے بھائی آپ بے فکر رہے

۔۔۔۔

وہ کب سے کوئی گہری سوچ میں ہوتا۔۔۔کے میں کیا کرو۔۔ساتھ سموک کرتا رہتا ساتھ اس کا کوئی حل سوچتا جاتا۔۔۔اپنا واٹس اپ چلا کے اپنے فرینڈ کو میسج کرتا۔۔۔اور سب بتا دیتا۔۔۔اور اس کو یہ بھی بتاتا کے ابھی میں نے کسی کو نہیں بتایا۔۔۔۔۔۔

کیا ہو گا

عبدالرحمن سوچ رہا تھا کے اب کیا کرو اور یہ پاگل کہا ہے کب سے اندر آیا اندر روم میں نہیں آئی۔۔تمنا تمنا۔۔۔۔۔۔۔۔ہاں جی بات سنو جی بولے اندر تو اؤ۔۔۔۔۔آپ بول گے ہے کے آپ نے رات کو مجھے روم سے نکالا تھا۔۔۔آپ کے جانے کے بعد میں اس روم میں گئی بھی نہیں سارا گھر صاف کیا۔۔بٹ یہ روم نہیں۔۔۔کیو کے یہ آپ کا روم ہے۔۔وہ نظرے نیچے کیے سب بول گئی۔۔۔۔۔۔ .

اومائی گاڈ تم رات والی بات سے ناراض۔۔۔۔۔۔بیڈ سے اٹھ کر تمنا کا ہاتھ پکڑ کر اندر لاتا

۔۔۔۔یہاں بیٹھو تمھارے ہاتھ کیوا تنے گرم۔۔۔وہ اس کے سر پر ہاتھ لگاتا.. تم کو تو بخار

بہت چلو جلدی سے عبایہ پہن کر باہر آجاؤ۔۔ابھی عبدالرحمن باہر جانے لگتا

۔۔۔۔۔۔۔کے راقیہ کی کال آجاتی جی امی۔۔۔۔۔میں گیا تھا رپورٹ لینے بٹ لیباٹرری بند

۔۔اچھا تو ٹائم سے گھر چلے جانا ہم پرسوں آجائے گے۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا امی۔۔۔۔۔چلے

ٹھیک ہے میں بعد میں بات کرتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی پہن لیا۔۔۔۔۔۔۔چلو اب

۔۔۔۔۔

اگلے لمحے وہ تمنا کو کہتا تم جاؤ گیراج میں میں آیا۔۔۔وہ رپورٹ بیڈ کے ڈرا میں پھنک دیتا

۔۔۔۔۔اور پھر چلا جاتا۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ دوائی لے کر عبدالرحمن کار ایک ریسورنٹ پر روک لیتا۔۔۔کیا کھانا ہے تمنا

۔۔۔۔عبدالرحمن میرا کچھ دل نہیں کر رہا آپ اپنے لیے لے لے،۔۔۔چلو آگے سے

پیزا لے لیتے۔۔۔۔اور ساتھ کولڈ ڈرنک۔۔۔۔۔۔چلے سی ہے۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ گھر پہنچ جاتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور پیز الو تمنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرا اتنا دل نہیں کر رہا پلیز بخار کی وجہ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔چلو رکھ لو جب دل کرے گا کھا لینا میں شاپ پر جا رہا تم کھانا نہ بنانا باہر سے لے اؤ گا۔۔۔۔اوکے،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عبدالرحمن کے جانے کے بعد وہ آرام کرتی۔۔۔۔۔روم سارا صاف کرتی ۔۔۔۔۔۔صفائی کرتے کرتے وہ ڈرا اوپن کرتی وہا تمنا کی رپورٹ ہوتی۔۔۔وہ حیران رہ جاتی۔۔۔کے عبدالرحمن نے جھوٹ بولا۔۔۔۔۔اس کے پاؤں تلے سے زمین نکل جاتی جب وہ اندر سے رپورٹ کھول کر دیکھتی۔۔۔۔۔۔کے میں ماما بنے والی ہو۔۔۔۔وہ رونا شورع کر دیتی۔۔۔اے میرے اللہ میں نہیں جانتی کے یہ آنسو کیو نکل رہے۔۔۔تیرا شکر ہے۔۔۔۔۔۔وہ خود سے سوچنے لگ پڑتی کے کیو عبدالرحمن نے امی سے جھوٹ بولا ۔۔۔اور مجھے بھی نہیں بتایا۔۔۔وہ تو مجھے سے نفرت کرتے۔۔۔ کہیں وہ اس بچے کو دنیا میں لانے سے پہلے ختم کرنے کا تو نہیں سوچ رہے۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں یہ میری اولاد۔۔۔۔۔۔میں ایسا کچھ نہیں کروگی چاہے وہ مجھے کتنی اذیت دے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ جلدی سے رپورٹ وہار کھ دیتی۔۔۔اب مجھے دیکھنا۔۔۔۔۔کے

عبدالرحمن کیا کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شام کا وقت عبدالرحمن شاپ بند کر کے اپنے دوست سلمان کے پاس جاتا۔۔۔۔اور وہا

جا کر بہت سموک کرتا۔۔۔۔عبدالرحمن میرے دوست خود کو اذیت نہ دو۔۔۔یار تو بتا کیا

کرو میں تمنا سے بہت نفرت کرتا۔۔۔اور اب یہ بچہ۔۔۔۔۔۔

یار تمنا بھابی تم سے اتنا پیار کرتی۔۔۔۔تو ایسا کر سب کچھ بالا دے۔۔۔۔۔اور اپنی زندگی

میں خوش رہا۔۔۔۔۔۔

پلیز سلمان تم مجھے اس کے ساتھ رہنے کے مشورے نہ دے . ۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو یار کیا

کہو کے اس بچے کو ختم کر دو اور تمنا کو طلاق دے دو۔۔۔۔۔۔۔سلمان تم پاگل ہو

۔۔۔۔۔۔پھر میں کیا کہو۔۔۔۔

سلمان ابو نے بھی اگلے ماہ باہر چلے جانا۔۔۔۔اور جو کرنا ہے جلدی کرنا ہو گا۔۔۔۔۔۔

گیارہ بج جاتے عبدالرحمن کہتا یار چلتا ہوا اتنا ٹائم ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔تمہاری بھابی کو بخار ہے کھانا لے کر جانا۔۔۔اچھا اللّٰہ حافظ۔۔۔۔چل پریشان نہ ہونا۔۔۔۔جو ہو گا پھر دیکھی جائے گی۔۔۔

کچھ دیر بعد عبدالرحمن گھر آتا۔۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔جی میں ٹھیک ہو . تمنا کو عبدالرحمن سے ڈر سا لگ رہا کے کچھ کر نہ دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمنا چائے بنا دو میرے سر میں بہت درد ہے۔۔۔۔اچھا بنا دیتی ہو۔۔۔۔۔۔چائے پی کر وہ سو جاتا۔۔۔۔لیکن تمنا سوچتی رہتی کے کیا وجہ ہے کے عبدالرحمن نے مجھے بتایا نہیں ابھی تک۔۔۔۔پتا نہیں ان کے ذہین میں کیا ہے۔۔۔۔وہ آدھی رات تک سوچتی رہتی کے کیا کرو۔۔۔۔۔کیا ہو گا اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج جمعہ عبدالرحمن کو چھٹی ہوتی تمنا سب کام جلدی کر لیتی۔۔۔۔دونوں ناشتہ . کر لیتے ۔۔۔تمنا اب کہا جا رہی ہو باہر۔۔۔۔۔میری بات سنو۔۔۔۔

جی بولے۔۔۔۔۔

یہاں بیٹھوں۔۔وہ ڈرا اوپن کرتا اور رپورٹ نکال کر اس کے منہ پر مارتا۔۔۔۔۔وہ رپورٹ کو پکڑتی۔۔۔اور اس کے سامنے اوپن کرتی۔۔۔۔۔لو اب دیکھ لو تمہاری ضد ۔۔۔۔۔۔میرا دل تو اب یہ ہے کے تم کو میں اب ایسے ہی نکالو۔۔۔۔۔۔تم نے ہی مجھے فورس کیا۔۔۔اگر نہ کرتی تو ایسا نہ ہوتا۔۔۔۔۔۔

بس عبدالرحمن ٹھیک ہے مجھے گھر سے نکالنا ہے۔۔۔میں خود چلے جاؤ گی۔۔۔اور اگر آپ یہ سوچ رہے کے آپ اس بچے کو مجھ سے لے لے گے تو یہ غلط سوچ ہے۔۔۔۔۔اتنا چھوٹا بچہ ماں سے کے بغیر نہیں رہ سکتا..آپکو میں یہ بتادو کے آپ یہ جو مجھے سے نفرت کی بات کرتے۔۔۔۔۔جب کبھی اکیلے ہو تو دل اور دماغ۔پر زور دینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ مجھے چھوڑ آئے ۔۔۔۔میں اس بچے کے سہارے اپنی زندگی گزر لو گی۔۔۔۔میرا باپ بھی بہت امیر۔۔۔۔۔۔۔اکلوتی بیٹی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بتادے اب تیار ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔کیو کے مجھے آپ کا بھی اعتبار نہیں کب اس بچے کو مار دے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمنا بس کرو۔۔۔۔میں تم کو پاگل نظر آتا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔اور رہی بات تمھارے جانے کی۔۔۔۔تو امی آتی میں چھوڑ آؤ گا۔۔۔۔۔اور امی کی کال آئے گی تو بتا دینا ان کو۔۔۔۔۔میں باہر . جارہا۔۔۔۔۔۔۔دروازہ لاک کرلو

رائیر غزل نور شیخ 💗

💗

بخار تو اترنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔پتا نہیں اس کی قسمت میں کیا تھا کے جیسے اس نے جانے کا سوچا ویسے وہ بیمار ہو گئی۔۔۔۔تمنا کی ساس سسر سب بہت خوش۔۔۔۔تمنا روم میں ہوتی ہے دروازہ لاک ہوتا۔۔۔۔بھابی اندر آجاؤ . جی جی عثمان آجاؤ۔۔کیسی ہے طبیعت آپ کی۔۔۔۔ابھی تو بخار۔ہے کے جا نہیں رہا۔۔۔۔بھابی مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی،۔۔۔میں گھر میں کسی سے نہیں کر سکتا۔۔۔جی کرو۔۔۔بھابی میں کالج میں ایک لڑکی ہے ہم دونوں ایک دوسرے کو بہت پسند کرتے۔۔۔افشاں ہے اس کا نام۔۔۔بھابی ابو نے پندرہ دن تک چلے جانا۔۔۔اور افشاں کا رشتہ

اس کے گھر والے تلاش کر رہے ہے پلیز آپ میری ہیلپ کر

سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمنااس کی بات سوچنے لگ پڑتی کے اگر اس کی افشا سے

شادی نہ ہوئی ہوئی تو وہ نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ بھی اپنی بیوی سے عبدالرحمن جیسا

سلوک کرے۔۔۔۔۔۔بھابی بھابی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہا کھو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہیں

۔نہیں۔۔۔۔تم ٹینس نہ ہو مجھ پر چھوڑ دو۔۔۔۔۔تھکس میری بھابی۔۔۔۔۔۔اوکے

آپ آرام کرے میں چلتا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عبدالرحمن۔روم میں آتا

۔۔کیا ہوا عثمان کو۔۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔اچھا تمہاری طبیعت ٹھیک ہوئی۔۔۔۔جی سی

ہواب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عبدالرحمن صوفہ پر بیٹھ۔کر سوچنے لگ پڑتا۔۔ساتھ ٹی وی

لگالیتا۔۔۔تاکے تمنا کو لگے یہ ٹی وی دیکھ رہا۔۔۔۔۔سوچتے سوچتے اس کے ذہین میں یہ

بات آتی۔۔کے میں نے تمنا پر اتنے ظلم کیے۔۔۔یہ کہیں اپنی امی گھر جانے کی ضد اس لئے

تو نہیں کر رہی۔۔۔۔کے بچے کو ختم کروا سکے۔۔۔۔ہے بھی لاڈلی اپنے ماں باپ کی

۔۔۔۔وہ بھی اس کی باتوں۔میں نہ آجائے ۔۔۔۔۔مجھے کسی طرح اس کو وہاں جانے سے

روکنا ہو گا۔۔۔پر کیا کرو میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ جلدی سے صوفہ سے اٹھ . کر اپنے امی ابو

کے پاس جاتا۔۔۔۔۔۔امی جی مجھے آپ سے بات کرنی۔۔۔۔تمنا نے ضد لگائی کے میں

اس کو چھوڑاؤ کچھ دن۔۔۔اور آپ کو پتا ہے ڈاکٹر غزل نے سفر بند کیا ساتھ اس نے کہا کے آپ کی بیوی بہت کمزور ہے۔۔۔مزمل کہنے لگے ہے راقیہ اپنی بہن کو کال کرو کے آ کر کچھ دن رہ جائے۔ساتھ اسلم کو بھی کہنا۔۔۔۔۔۔اگلے لمحے عبدالرحمن اپنی خالہ کو کال ملا کر راقیہ ki بات کرواتا۔۔۔۔جی باجی۔۔۔۔آسیہ یہاں کچھ دن آجاؤ تم کو پتا ہے تمنا کی طبیعت کا۔۔۔۔بٹ وہ عبدالرحمن سے ضد کر رہی کے مجھے چھوڑ کر آو۔۔۔۔جب کے اس کو سفر بھی بند۔۔۔۔۔اچھا باجی اسلم کا تو آپ کو پتا کے آفس سے چھٹی نہیں۔۔۔میں ڈرائیور کے ساتھ آجاؤ گی۔۔۔۔۔چلے سی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کچھ دیر بعد روم میں چلے جاتا۔۔۔۔تمنا کہتی آپ نے کب چھوڑ کر آنا۔۔۔میں وہا جا کر بھی دوائی لے سکتی ......تمنا امی کی خالہ سے بات ہوئی تو خالہ کو انہوں نے یہاں بولا لیا اور تم کو پتا ہے ابو کا ۔۔۔میں نے ان سے کہا تو کہنے لگے۔۔۔۔۔۔.اپنی خالہ کو یہاں بولا لو۔۔۔۔تمنا کہیں نہیں جائے گی۔۔۔۔۔۔۔اگلے لمحے تمنا کہتی۔۔۔۔کیا مسلہ ہے۔۔۔۔بندہ اپنی مرضی سے آجا بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔۔تو آپ خود کہہ دیتے مجھے نہیں رکھنا۔۔۔۔۔

تم پاگل ہو ابو کے سامنے کسی کی نہیں چلتی۔۔۔۔اگر میری چلتی تو تم اس وقت میرے سامنے نہ ہوتی۔۔۔۔۔۔اب تم کہا جا رہی۔۔۔۔ابو امی کے پاس کے اب وہاں جانے پر پابندی ہے۔۔۔۔ نہیں نہیں جاؤ۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد تمنا جا کر سلام لیتی اور اپنے ساس سسر کے پاس جا کر بیٹھ جاتی۔۔۔۔۔بیٹا تمنا بخار کم ہوا جی ابو۔۔۔ابو کتنے دن بعد آپ نے جانا۔۔بیٹا پندرہ کی ٹکٹ او کے ہوئی ۔۔اچھا ابو مجھے آپ سے یہ کہنا کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ . . . ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ . . .

۔۔۔۔۔۔

جی جی بولو ابو وہ عثمان کسی لڑکی کو پسند کرتا آپ نے چلے جانا اس لئے آپ مگنی کر کے جائے ۔۔۔کیو کے اس کے گھر والے اس کا رشتہ کر رہے ہے۔۔۔ کہیں اور۔۔۔اس لیے آپ جا کر دیکھ آئے . راقیہ ۔ کہتی تم نے دیکھی ہے لڑکی،۔۔۔۔جی جی امی میں نے سیل میں اس کی تصویر دیکھی۔۔۔ چلو کل آسیہ آ رہی تو۔ جا کر دیکھ کر آ جائے گے۔۔۔۔اگلے لمحے مزمل صاحب بولے ہم اسا کرتے ہے اگر کل ہم کو لڑکی پسند آ۔ گئی تو ہم رینگ ڈال آئے

گے۔۔۔۔پھر وہ آجائے گے کیو کے میں نے اپنی تیاری کرنی ہے۔۔۔۔سی ہے تمنا بیٹا

جی ابو۔۔۔اقرا بیٹا۔۔۔۔اقرا بیٹا۔۔۔۔۔۔جی ابو۔۔۔عثمان اور عبد الرحمن کو بلاؤ

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤———————

❤❤❤❤❤

ایک سال بعد💙💙💙💙💙💙💙💙💙💙💙💙تمنا کے گھر ماشااللہ دو بچوں کی پیدائش ہوتی

۔۔۔ایک لڑکا ایک لڑکی سب بہت خوش ہوتے۔۔۔اس کے بیٹے کا نام آیان اور بیٹی کا

نام پاکیزہ ہوتا

وہاں اسی سال کے اندر عثمان اور افشاں کی بھی شادی ہو جاتی۔۔۔۔۔۔۔۔افشاں بہت

تیز لڑکی ہوتی۔۔۔۔اور بہت غرور والی۔۔۔

تمنا اوپر والے پوشن میں چلے جاتی۔۔۔۔۔عبد الرحمن۔بہت زبردست روم تیار کرواتا

اوپر والے۔۔۔۔اس پر اب تو دو بچو کی ذمہ داری آجاتی۔۔۔

رات کا پہر کھانا کھا کر سب فارغ ہو جاتے۔۔تمنا سب کام کر کے اوپر آجاتی

———————

تمنا مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔ تم کو پتا ہے کے جب مجھے یہ پتا چلا کے ہمارے دو بے بی

ہے تو میں نے تم سے کہا تھا کے اس بارے میں بات بعد میں کرے گے اب وقت آ گیا بولو

اب کیا فصلہ ہے تمہارا۔۔ عبدالرحمن میرا کوئی فصلہ نہیں۔۔۔۔۔۔ اچھا پھر میرا سن لو

ایک بے بی تم رکھ اور ایک مجھے دے دو۔۔ مجھے دوسری شادی کرنی ہے۔۔ میری زندگی

میرے گھر والوں نے خراب کی ہے۔۔۔ میں اب اور نہیں رہ سکتا تمھارے ساتھ

اگلے لمحے وہ بول پڑی....... آپ اتنے سنگ دل۔۔۔۔ آپ کو کیا لگتا کے میں ایک بچہ

لے کر یہاں سے چلے جاؤ گی یہ آپ کی غلط سوچ ہے میں ایسا کچھ نہیں کرو گی۔۔ آپ کو

کرنی ہے تو کرے دوسری شادی۔۔۔۔ اب پیار کو لگے آگ۔۔۔۔ میرے بچے

چھوٹے ہے آپ ایک کی بات کرتے۔ میں آپ کی دوسری بیوی کو ان کا ایک بال بھی نہ دو

۔۔ وہ تمنا کی باتیں سن کر باہر لون میں بیٹھ جاتا۔۔۔

میرے اللہ میں نے اپنا ہر فرض دل سے نبایا۔۔۔۔ پھر بھی عبدالرحمن کو ذرا بھی ترس نہیں آتا مجھ پر۔۔۔۔ وہ تو شادی کر لے گے۔۔۔ پر میرا کیا ہو گا۔۔ کتنا پتھر دل کیو ہے ان کا۔۔۔۔

وہ بیچاری سب گھر کے کام کرتی ہر کسی کا خیال رکھتی۔۔۔۔۔ پر کوئی بھی اس کی قدر نہ کرتا ۔۔ وہاافشا بھی پریگنٹ ہوتی۔۔۔ گھر کے کسی کام کو ہاتھ نہ لگتی۔۔۔ اقرااور گڑیااوراس کی ساس صرف تمنا کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتی۔۔۔۔۔ باقی سب اپنے مفاد کی خاطر اس کو یوز کرتے۔۔۔ وہ پڑھی لکھی تمنا جس کے اگے پیچھے نوکر پھرتے تھے آج وہ خود کام والی بن گئی۔۔۔ صرف اپنے دو بچو کے لئے۔۔۔۔ ساتھ منیوں سے اپنے بچو کے لئے صرف چپ لگالی۔۔۔۔ وہ تو ہسنا بھی بھول گئی۔۔۔۔۔۔

شوہر اچھا ہو تو سب اچھا لگتا ہے جب شوہر بھی جب ہر وقت نفرت کے گیت گائے ۔۔۔۔۔۔۔ زندگی نہیں عذاب ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اگلے لمحے وہ سب کے لئے ٹی بنا کر لاتی اور جب خود پینے لگتی تو اس کا دل خراب ہونے لگ پڑتا۔۔۔۔۔۔۔۔ جب تمناواش روم سے باہر آتی۔۔۔۔۔ تو افشاں اپنی ساس کو کہتی امی

لگتا ہے کے بھابی کو بھی کچھ ہو گیا۔۔۔ان کی منہ کی چمک بھی کہ رہی۔۔۔ تمنا کہتی افشاں ابھی تو بچے چھوٹے ہے۔۔۔اللہ ابھی ایسا کچھ نہ کرے۔۔۔۔۔راقیہ تمنا بیٹا اگر کچھ ہو بھی گیا تو کچھ نہیں ہوتا اللہ کے کاموں میں کچھ حکمت لازمی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔جی جی امی

آیان اور پاکیزہ کو سلا لو پھر چلتے ہے . . اچھا امی۔۔۔۔وہ تو بچو کو جب سلار ہی تھی کے سوچنے لگ پڑتی۔۔۔۔۔۔۔۔کے جب ہی عبد الرحمن مجھے اپنے سے دور کرنے کی بات کرتے تو کچھ نہ کچھ ایسا ہو جاتا۔۔۔۔وہ بچو کو سلا کر عبایہ۔پہن کر اپنی ساس کے ساتھ چلے جاتی۔۔۔۔آدھ گھنٹے تک رپورٹ ملتی۔۔ڈاکٹر غزل کہتی۔۔۔راقیہ کو کے ۔۔۔۔۔۔۔۔کے آپ کی بہو پھر سے ماں بنے والی۔۔۔۔ تمنا کہتی کے ابھی تو میرے بے بی بہت چھوٹے۔۔۔کیا عمر ہے انکی۔۔۔ساتھ ماہ کے ہوئے ابھی۔۔۔اٹس اوکے تمنا آپ کو دوسرا مہینہ لگا۔۔۔ کوئی بات نہیں اللہ کی دی ہوئی اس نعمت کا شکر کرنا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔

گھر آ کر اقرا۔۔۔افشا کو جب پتا چلتا۔۔۔۔تو بہت ہیپی ہوتی۔۔۔۔۔۔اقرا اپنی خالہ کو کال ملاؤ۔۔۔میں بتاؤ۔۔۔۔جی امی۔۔۔۔بیٹا تمنا جاؤ آرام کر لو۔۔۔اچھا امی۔۔۔۔ تمنا نیچے

والے اقرا کے روم میں جا کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔اس کا دل بہت پریشان ہوتا کے

عبدالرحمن کو جب پتا چلے گا۔۔۔وہ تو خود کو اور اذیت دے گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چار بجے کا وقت تمنا اوپر جاتی۔اس کے سیل پر میسج آتا۔۔۔وہ کہتی کے ہو سکتا جاز والوں کا

ہو۔۔۔۔بہت سے میسج ایک دم سے آنے لگ پڑتے۔۔وہ اپنا سیل پکڑتی...تو میسج پڑتی

جان سیل ٹھیک نہیں ہوا۔۔۔۔جلدی سے سی کر والو میں صبر نہیں کر سکتا۔۔۔۔

تمنا سوچ میں پڑ جاتی کے سیل تو اقرا کا خراب

۔۔۔۔وہ باہر جا کر اقرا کو آواز دیتی۔۔۔۔۔جی بھابی اوپر اؤ۔۔۔۔۔آئی

جی بھابی اقرا کون لڑکا ہے یہ۔۔۔۔۔بھابی کون۔۔۔۔مجھے سے مت جھوٹ بولو مجھے سب

پتا چل گیا۔۔۔۔۔بھابی وہ کوئی اور نہیں علی ہے۔۔۔۔

اقرا علی کون۔۔۔۔۔بھابی تایا ابو کا بیٹا۔۔۔۔

جو بھی ہے اقرا سی ہے لیکن اگر یہ میسج عبدالرحمن پر لیتے۔۔۔۔تو پتا ہے کے تمہارا تو حال جو

ہونا تھا بٹ مجھے اس گھر سے نکال دینا تھا انہوں نے۔۔۔۔یہ پکڑو اور سب ڈیلیٹ کر دو

اور اس کو منع کر دو اس نمبر پر کال نہ کرے۔۔۔۔۔اچھا بھابی پلیز آپ کسی کو کچھ نہ بتانا

۔۔۔۔نہیں میں نہیں بتاؤ گی۔۔۔۔۔میں پاگل نہیں ہو۔۔۔۔

تھکس بھابی۔۔۔۔۔۔۔

شام کا وقت ہو گیا۔۔۔۔۔۔مناہل بھی آجاتی۔۔۔۔۔عبدالرحمن کام سے آتا

۔۔۔۔۔۔سب اس کو کہتے پیز ابنتا ہے۔۔۔وہ خود کہتا کیو جی کس بات کا پیزا

۔۔۔۔۔اقرا اور مناہل چپ ہو جاتی۔۔۔۔تمنا تمنا۔۔۔۔جی جی باجی۔۔۔۔۔یہ اپنے

شوہر کو بتادے کے ہم نے پیزا کھانا ہے۔۔۔۔۔۔پھر وہی بات۔۔۔۔۔مجھے پہلے بتاؤ تو

سی۔۔۔۔اتنی دیر میں راقیہ نماز پر کر آجاتی۔۔۔۔۔۔کسی ہے امی۔۔۔ٹھیک ہو

۔۔۔۔امی بھائی کو کہے پیزا منگوا دے۔۔۔امی بتا تو رہی نہیں۔۔۔۔۔یہ کے کیو میں کیو

منگوا کر دو۔۔۔۔۔۔میں پھر سے دادی بنے والی۔۔۔۔۔عبدالرحمن چپ ہو جاتا

۔۔۔اقرا کہتی اب لادے پیزا۔۔۔۔۔لو پیسے عثمان سے منگوا لو مجھے کام ہے

۔۔۔۔۔۔۔کچھ۔۔۔۔۔۔۔

عبدالرحمن باہر لون۔میں آتااور تمنا کہتی کھانا۔۔مجھے نہیں کھانا۔۔۔۔۔۔۔وہ باہر چلا جاتا۔۔۔۔۔۔۔

رات کا وقت سب سو جاتے اور وہ اپنے روم میں بیٹھی اس کشمکش کا شکار ہوتی۔۔کے میرا کیا گناہ۔۔۔میں نی اس انسان کے پیار حاصل کرنے کے پیچھے اپنی زندگی تباہ کر دی اور یہ پھر مجھے ہی قصوروار سمجھ رہا۔۔۔رات کے دو کا وقت عبدالرحمن روم میں آتااور وہ اتنی گہری سوچ میں ہوتی کے اس کو عبدالرحمن کا پتا نہیں چلتا۔۔۔وہ بیڈ سے سارنا لیتااور جا کر صوفہ پر لیٹ جاتا۔۔۔پھر تمنا کو پتا لگتا کے وہ آیا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ جلدی سے اٹھ جاتی ۔۔۔۔۔۔۔آپ آگے۔۔۔۔۔۔۔کھانا لاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کچھ بولے بغیر ہی سو جاتا ۔۔۔جب کوئی جواب نہ آتا تو۔۔۔۔وہ جا کر سو جاتی بچوں کے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگلی صبح ہونا کیا تھا جو اس کے ساتھ ہوتا آیا وہ ہونا تھا۔۔۔عبدالرحمن ناشتہ کے بغیر چلا گیا ۔۔۔۔۔بٹ اس نے بھی اب فیصلہ کر لیا جو کرے گا اللہ ہی کرے گا۔۔۔۔وہ اپنا موڈ گھر والو کے ساتھ فریش رکھتی۔۔۔۔اس کو اب یہ بات سمجھ آگئی کے اس کے جو پہلے دو بچے

اس کی عبدالرحمن اتنی کیئر کرتا جب یہ ہو گا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔💕💖💙💗

💛💜💜❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️💗💗💗💕💕💕💕💕💕💖💖💖💖💖❤️❤️❤️❤️❤️❤️💙💙💙💙

💚💚🧡🧡💛

مجھے یہ بتاؤ یہ کس کا نمبر وہ کب سے چلاتا جا رہا تھا۔۔۔بولو جواب دو ورنہ میں تم کو اس گھر سے اسی وقت نکال دو گا اور اپنا بچہ بھی رکھ لو گا۔۔۔۔۔۔عبدالرحمن روم میں آتا۔۔عثمان کیو بول رہے ہو اتنا تیز۔۔۔یہ اپنی اس لاڈی دیوارنی سے پوچھے۔۔۔۔پوچھے اس کو کس کے ہے یہ میسج۔۔۔۔کون ہے اس کا یار جو اس کو میسج کرتا جان جان والے۔۔۔۔۔۔۔..

۔۔۔۔۔۔ . . تمنامی سب روم میں آ گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اقرا گڑیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

افشاں جلدی سے بولی میرے یار۔۔۔۔۔۔۔۔۔لو سونو وہ میرا نہیں تمہاری بہن کا یار ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور یہ جو تمہاری نیک پروین بھابی ہے اس سے پوچھو یہ تمہاری بہن کو اوپر گھنٹوں یہ باتیں کرواتی۔۔۔۔۔۔عثمان آگے بڑا افشا کے منہ پر تھپر مارنے کے لگتا عبدالرحمن اس کا ہاتھ پکڑلیتا۔۔۔۔۔نہیں روکو بولو اقرا تم بتاؤ یہ سچ ہے۔۔۔۔۔وہ نہیں بولتی۔۔۔۔۔۔راقیہ عبدالرحمن سے کہتی کے آرام سے بات کرو۔۔تم دونوں ایسا کرو ہم

تینوں کو گھر سے باہر نکال دو۔۔۔۔افشاں کہتی اب امی آپ پوچھنے دے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔. . . ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بس کرو افشاں تم بولتی جا رہی۔۔۔۔بھابی آپ بھی ان میں برابر کی شریک ہے ۔۔۔۔اور مجھے چپ کروا رہی۔۔۔عبدالرحمن کو اتنا غصہ آتا۔۔اتنی بکواس کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے لمحے عبدالرحمن تمنا کا ہاتھ پکڑ کر اوپر لے گیا اور روم کا دروازہ لاک کر کے پوچھا اب بتاؤ یہ افشا جو کہ رہی سچ ہے۔۔۔۔۔نہیں نہیں عبدالرحمن وہ سچ نہیں آپ اپنی بہن سے ناراض نہ ہو۔۔۔۔۔وہ اپنا ہاتھ دیوار سے مارتا۔۔۔اور پھر تمنا کا زور سے منہ پکڑ کر کہتا ۔۔۔۔۔کے بولو کون ہے وہ۔۔۔بتاؤ سچ کیا ہے۔۔۔میں میسج اپنی نظروں سے دیکھ کر آیا۔۔۔۔بولو سچ۔۔۔وہ اس منہ پر تھپیر مارتا۔۔۔اس کو اتنا مارتا۔۔۔جب تک تم سچ نہیں بولو گی۔۔۔۔۔میں تم کو مارتا جاؤ گا۔۔۔۔عبدالرحمن تمنا کو اتنا مارتا کے آواز نیچے چلے گئی۔۔۔۔جلدی سے رقیہ آقراء عثمان اور افشا اوپر آتے۔۔۔۔۔۔عبدالرحمن

دروازہ کھولو۔۔۔۔۔بھائی کھولے دروازہ۔۔۔بھابی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بٹ اندر سے صرف مار کی آواز آرہی تھی اور کسی چیز کی نہیں.۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راقیہ کہتی کے عثمان کچھ کرو توڑ دو دروازہ۔۔۔۔۔اس کی حالت بھی ایسی ہے۔۔۔۔۔۔ .

تمنا اتنی مار کھانے کے بعد اپنے منہ سے کچھ نہیں بولتی۔۔۔اور کسی طرح دروازہ تک جا کر لاک کھولتی۔۔۔۔۔عبدالرحمن اس کے پیچھے جا کر اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر دکا دیتا ۔۔۔۔۔اتنی دیر سب اندر آجاتے۔۔۔۔

افشا جلدی سے تمنا کو سیدھا کرتی جو پیٹ پر ہاتھ رکھ کر زور سے روتے رہی۔۔۔۔ راقیہ عبدالرحمن کے منہ پر تھپیر لگتی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد تمنا بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔بھابی بھابی۔۔۔۔۔۔افشا کہتی جلدی سے کار نکالے۔۔۔۔۔۔عثمان کہتا آپ جلدی نیچے لے کر اؤ . . ۔۔۔۔۔بھابی کو۔۔۔۔۔بھائی نیچے لے کر آئے.....

میری طرف سے مرنے دو مجھے کوئی پروا نہیں۔۔۔۔۔۔۔وہ یہ کہ کر باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

عثمان اور افشاں جلدی سے نیچے لے کر جاتے۔۔۔۔۔۔ ہسپتال صرف عثمان۔۔۔ راقیہ

جاتے۔۔۔۔ افشا اور اقرا بچو کے پاس۔۔۔۔۔

اقرا افشاں کے ساتھ بولتی بھی نہیں۔۔۔ . افشا اپنے روم میں عبداللہ کے پاس ہوتی

۔۔ اقرا اور گڑیا تمنا کے بچو کے پاس۔۔۔۔۔

اقرا جو کے روتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔ آپی چپ کرو۔۔۔۔ گڑیا۔ تم کو پتا آج تمنا نے اپنی

دوستی کا حق ادا کیا۔۔۔ بس اب اللہ اس کے بچے کو سلامت رکھے۔۔۔۔ امین

اتنی دیر میں کال آجاتی عثمان کی۔۔۔ افشا بھائی گھر ہے تو ان کو کہو ہسپتال آئے ۔ نہیں وہ

باہر۔۔۔

بھابی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔ نہیں یار آپریشن بتایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بھائی کے دستخط چاہیے

۔۔۔

عبدالرحمن کا نمبر بند۔۔۔۔۔ نمبر بند۔۔۔۔۔ عثمان تم دستخط کر دو۔۔۔۔ امی میں ڈاکٹر

سے بات کر کے آتا ہو۔۔۔۔۔

آپریشن ہو جاتا۔۔۔۔

آئی ایم سوری۔۔

ائی ایم سوری۔۔۔۔۔۔

راقیہ کیاہوا۔۔۔۔ہم بچے کو نہیں بچا سکے۔۔۔۔۔۔اور میری بیٹی۔۔۔۔۔وہ ٹھیک ہے

۔۔۔۔۔بس ابھی ہوش نہیں ان کو۔۔۔۔۔

اگلے لمحے عثمان عبدالرحمن کو نمبر ملاتا۔۔۔۔۔۔

آپ کا نمبر بند ہے کچھ دیر بعد کوشش کرے۔۔۔۔۔

وہ افشاں کو کال کرتا۔۔۔یار اقرا کو کہو سب کو کال کردے۔۔۔۔۔۔۔۔،۔بچہ فوت ہو گیا

۔۔۔۔۔۔۔اور بھائی کہاوہ اوپر۔۔۔۔۔تم جاکر کہوان کو کہو ہسپتال آئے۔۔۔قبرستان

جانا۔۔۔۔۔۔

گڑیا۔۔۔۔جی بھابی جاؤاوپر سے عبدالرحمن بھائی کو بولا کر لاؤ۔۔۔۔اچھا۔ . .

اقرالو کال کردو سب کو تمنا بھابی گھر بیٹا ہو۔۔۔فوت ہو گیا۔۔۔۔۔۔

عبدالرحمن جلدی سے نیچے آتا اقرا کو روتے دیکھ کر کہتا کیا ہوا۔۔۔افشاں کہتی بھائی آپ کے گھر بیٹا ہوا فوت ہو گیا۔۔آپ ہسپتال جائیے ۔۔۔۔۔۔۔عبدالرحمن جلدی سے بائیک پر ہی ہسپتال چلا جاتا۔۔۔۔۔۔جیسے عبدالرحمن ہسپتال جاتا۔۔۔راقیہ گلے لگ کر رونے لگ پڑتی۔۔۔۔۔۔بھائی کہاں تھے آپ۔۔۔۔اور اوپر سے نمبر بھی بند۔۔۔۔۔امی حوصلہ کرے۔۔۔۔۔اپنی خالہ آسیہ کو کال کی۔۔۔جی لے آپ امی بات کرے ۔۔۔۔ہم قبرستان ہو آے.....

😭😭😭😭😭😭😭😭

باجی باجی کیسی ہے میری بچی . ۔۔۔۔۔میں کیا کرو آ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔ابھی گرین کارڈ بھی نہیں بنا۔۔۔۔اب ایسا لگ رہا جیسے امریکہ بہت دور۔۔۔۔۔۔۔آسیہ رونا بند کرو اب بس دعا کرو کے اس کو ہوش آجائے ۔۔۔ اللہ نے دیے ہے بچے۔۔۔۔۔۔۔اللہ بس اس کو ان کے لئے صحت دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔امین باجی۔۔۔۔۔۔۔لے اسلم سے بات کر لے۔۔۔۔

اگلے لمحے وہ قبرستان سے آجاتے۔۔۔عبدالرحمن کہتا کے آپ عثمان تم امی کو لے کر جاؤ

۔۔۔۔میں یہاں ہو۔۔۔۔۔ان کی طبیعت خراب نہ ہو جائے ۔۔۔ اور امی ابو کو آپ

صبح کال کرنا اب نہیں۔۔۔وہ بھی پریشان

ہو گے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ گھر چلے جاتے۔۔۔رات کا ایک بج جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔آئی

سی یو تمنا ہوتی۔۔۔اور کوئی بھی وہاں۔ نہیں جا سکتا... جب تک ڈاکٹر نہ آئے

۔۔۔۔عبدالرحمن ساری رات بیٹھ کر گزار دیتا۔۔۔۔۔جب فجر کی اذان ہوتی وہ نماز

پڑتا۔۔۔دعا کرتے کرتے خود اس کے منہ سے الفاظ ادا ہو جاتے کے اے۔میرے اللہ

میری بیوی کو صحت دے۔۔۔۔۔جب وہ دعا کر کے ڈیسک پر آکر بیٹھا تو سوچنے لگ پڑتا

۔۔۔جب میں اس سے نفرت کرتا تو آج دعا کیو۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب کے وہ زندگی اور

موت کے درمیان مجھے پتا بھی ہے۔۔۔پھر میرے منہ سے اس کے لیے

دعا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

😔😔😔😔😔😔😔

تین دن بعد جب تمنا کو ہوش آیا۔۔۔تو ڈاکٹر نے کہا ۔ ۔۔۔۔۔۔۔اس مریض۔ کے ساتھ جو ہے باہر سے بولا کر لے آئے ۔۔۔عبدالرحمن جیسے ہی روم میں آتا۔۔آپ کی بیوی ہے یہ جی۔۔۔ان کو ہوش آگیا اب ہم آئی سی یو

سے واٹ میں شفٹ کرنے لگے۔۔۔۔ان کی دوائیں آپ نیچے ان کی فائل لے کر آئے میں بتا دیتا۔۔۔۔۔۔۔جی ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر چلا جاتا۔۔۔۔عبدالرحمن وہا کھڑا ہوتا۔۔وہ باہر جانے کے لئے موڑتا۔۔۔تمنا اس کا ہاتھ پکڑ کر کہتی۔۔ہمارا بے بی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا ہوا ہے بیٹی یا بیٹا۔۔۔۔۔۔

وہ منہ۔ تمنا کی طرف نہیں کرتا کہتا بیٹا ہوا ہے۔۔۔گھر ہے امی کے پاس۔۔۔تم آرام کرو میں ڈاکٹر سے مل آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عبدالرحمن نیچے ڈاکٹر کے پاس جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دروازہ پر دستک دیتا۔۔۔۔آجائے اندر ۔ ۔۔۔ڈاکٹر فائل پر دستخط کر دیتا اور نرس کو کہتا ان کو ڈاکٹر غزل کے روم میں لے جائے.....

۔۔۔۔نرس کہتی۔ایک منٹ روکھ جائے۔میں آپ کو دو منٹ تک۔بولاتی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پانچ منٹ بعد عبدالرحمن اندر جاتا۔۔۔۔آپ تمنا کے ہسبنڈ۔۔۔۔۔جی جی۔۔۔۔آپ کی امی نے بتایا کے تمنا کا پاؤں پھسل گیا۔۔۔۔بے بی کی اندر فوت ہونے کی وجہ سے اب آپ کی بیوی کبھی ماں نہیں بن سکتی۔۔۔پرسوں۔انشاللہ اگر تمنا بہتر ہوئی تو آپ ان کو گھر لے جاسکتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عبدالرحمن باہر آکر سوچ میں پر جاتا۔۔۔۔کے یہ کیا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔یہ جن کی وجہ سے ایسا ہوا ان کو میں کبھی بھی معاف کروگا۔۔۔۔۔۔

😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭

تین دن بعد تمنا کو گھر لانے سے پہلے مناہل سب بتادیتی۔۔۔۔تمنا تو بہت روتی ۔۔۔۔۔۔مناہل اس کو کہتی اللہ نے تم کو اتنے پیارے دو بچے دیے ہے۔۔۔۔۔۔بیٹی بھی ہے اور بیٹا بھی۔۔۔۔۔۔۔۔کچھ دیر بعد مناہل اور عبدالرحمن گھر لے آتے۔۔۔۔

تمنا بہت روتی۔۔۔۔۔سب بہت چپ کرواتے۔۔۔۔۔۔اپنے دونوں بچوں کو بہت پیار کرتی۔۔۔۔۔۔راقیہ۔ کہتی یہ ہے نہ بس ان کی طرف دیکھو.......جی امی ۔۔۔۔۔عبدالرحمن تمنا کے ساتھ بولتا بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔اور نہ وہ اقرا کو بولاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج تمنا کے سسر کی کال آئی.۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمنا بیٹا وہ میری بہن کا فون آیا وہ اقرا کا رشتہ مانگ رہے۔۔۔۔سب سے بات ہو گئی۔۔۔۔صرف تم سے پوچھنا ہے کے کر دے ۔۔۔ابو آپ برے ہے جہاں کرے گے بہتر۔۔۔۔بیٹا ہم تو برے۔۔۔۔۔۔۔پر تم اس گھر کی بھو ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی ابو جمعہ تک آئے گے وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سی ہے ابو۔۔۔۔۔ان کو جلدی ہے وہ کہتے ہم اپنی بیٹی انعم کی شادی کے ساتھ علی کی شادی بھی کر دے ۔۔۔عبدالرحمن کہا وہ ابو دوسرے روم میں۔۔۔۔۔۔۔۔یہ پاکیزہ سیل لے کر جا رہی ۔۔۔۔کروا دیتی بات۔۔۔۔۔۔۔وہ بھاگ کر جاتی پاپا یہ لے ابو سے بات کر لے ۔۔۔۔۔عبدالرحمن بیٹا کیسے ہو۔۔۔۔۔میرا یہاں بہت کام تم ایسا کرو۔۔۔اپنا شناختی کاڈر بنے کے لئے دو۔۔۔۔تم ایک ماہ میں یہاں آجاؤ۔۔۔اور میں پھر اقرا کی شادی تک آجاؤ گا ۔۔۔اور تم تین ماہ وزٹ کے ویزے کے لئے آجاؤ۔جی جی ابو۔۔۔۔۔۔۔۔😘

جب تمنا یہ سنتی کے پندرہ دن تک عبدالرحمن نے باہر چلے جانا وہ بہت اداس ہو جاتی

رات کا ایک بجا۔۔وہ مسلسل بولتی جا رہی تھی۔۔۔میرا کیا قصور آپ تو مجھے سے بات بھی نہیں کر رہے۔۔۔۔کیو میرے ساتھ ایسا کر رہے ہے۔۔😭😭😭😭

عبدالرحمن آپ نے کچھ دن تک چلے جانا۔۔۔اور پلیز ناراض نہ ہو کر جائے۔۔۔ مجھے آپ سے زیادہ دکھ ہے۔۔وہ میری بھی اولاد تھی۔۔😭😭😭😭اور پلیز یہ سموک کرنا بند کر دے۔۔۔آپ جو اور جسا کہے گے میں ویسے کرو گی۔۔۔۔

چلو میں نہیں کرتا سموک۔۔۔میں نے تم کو پہلے بھی

کہا کے سچ بتا دو مجھے۔۔۔۔میری بات بھی یہ ہے۔۔۔جب تک تم بتاؤ گی نہیں کے اقرا کس کو کال کرتی میں تم کو کبھی بھی معاف کرو گا۔۔۔۔۔۔

آپ کیوں .ایک بات کے پیچھے پر گے۔۔۔ چھوڑ دے اب اس بات کو۔۔۔ہو جانی ہے اب اس کی شادی۔۔۔جو بھی ہے یا جو ہو گیا بول جائے۔۔

بس تمنا تم اب مجھے سے سچ سونو۔۔۔جو نمبر میں نے افشاں کے سیل میں دیکھا وہ نمبر سے مجھے آج کال آئی۔۔۔اور وہ بھی علی کی۔۔۔وہ علی تھا بولو اب میں سچ بول رہا ہو۔۔۔۔وہ

اگلے لمحے جلدی سے بول پڑتی۔۔۔۔نہیں وہ علی نہیں تھا۔۔۔۔

بس کر دو تمنا جھوٹ نہ بولو۔۔۔۔۔اچھا ہوا میں اقرا کی شادی پر نہیں ہو گا۔۔۔۔۔نہ تو میں نے اس کو بلانا۔۔۔۔نہ کچھ کہنا۔۔۔۔میری اولاد کو کھویا ہے ان سب کی وجہ میں نے

۔۔۔۔۔۔تم جاؤ تمنا سو جاؤ تم ان کی عزت کرو اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دو

۔۔۔۔۔ڈبل آپریشن ہوا ہے جاؤ لیٹ جاؤ۔۔۔۔۔۔۔کوئی اور مسلہ نہ بن جائے

۔۔۔۔۔۔

وہ کہتی ڈبل۔۔۔۔۔۔یار جاؤ سو جاؤ کے میں باہر چلا جاؤ۔۔۔۔۔وہ چپ کر کے جا کر لیٹ جاتی۔۔۔۔اور عبدالرحمن صوفہ پر لیٹ کر سوچنے لگ پڑتا۔۔۔کے یہ کیا ہونے لگا تھا مجھ سے۔۔۔۔تمنا تو آگے ٹھیک نہیں۔۔۔۔جو بھی ہے میرے دو بچوں کی ماں ہے۔۔۔مجھے

ابھی نہیں بتانا چاہیے۔۔۔۔کے یہ دوبارہ ماں نہیں بن سکتی۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پندرہ دن بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج عبدالرحمن کی رات کی فلائٹ ہوتی۔۔۔۔۔۔ مناہل آتی۔۔۔ وہ

اپنے بھائی کو ملنے۔۔۔۔ پر نہ عبدالرحمن اقرا کو بلاتا۔۔۔۔ نہ اقرا افشاں کو۔۔۔ بھائی

مجھے معاف کر دے۔۔۔ آپ میرے بڑے بھائی ہے پلیز ناراض نہ ہو کر جائے

۔۔۔ سمجھے میں بھی آپ کی بیٹی ہو۔ غلطی ہو گئی سوری بھائی۔۔۔۔۔۔ تمنا کہتی عبدالرحمن

اقرا کچھ کہہ رہی۔۔۔۔ تمنا اس کو کہو یہاں سے چلے جائے ۔۔۔ نہیں بھائی سوری....

سوری۔۔۔۔۔۔ مناہل بھی آجاتی روم میں۔۔۔ چلو عبدالرحمن معاف کر دو چھوٹی

بہن ہے۔۔۔ اقرا کے آنسو دیکھ کر عبدالرحمن اس کے سر پر ہاتھ رکھتا۔۔۔ اچھا بس کرو

میں نے معاف کر دیا۔۔۔۔۔ تھکس بھائی۔۔۔۔ اچھا رونا بند کرو اور چائے بنا کر لے کر

اؤ۔۔۔۔۔.۔۔۔.۔۔۔.. مناہل اور اقرا باہر چلے جاتی۔۔۔.۔۔۔۔..۔۔۔۔۔۔۔

شام کے چار بجے۔۔۔ آپی سارے کپڑے رکھ دیئے۔۔۔۔۔۔ جی جی۔۔۔ وہ یہ کہتا روم

میں انٹر ہوتا۔۔۔ وہ تمنا کے پاس آکر بیٹھ جاتا۔۔۔ پاکیزہ کے ساتھ کھلنے لگ پڑتا۔۔ کیا ہوا

تمنا تم بہت چپ ہو۔۔۔۔۔۔.۔۔۔۔...۔۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نکل

آتے۔۔... کیا ہوا۔۔۔۔ رو کیو رہی ۔۔۔ کچھ نہیں آپ جارہے ۔۔۔ یہ سوچ رہی کیا کروگی آپکے بغیر اکیلی۔۔۔۔۔

تم پریشان نہ ہو۔۔۔ جب میری یاد آئے گی میرے ان دونوں بچوں کو دیکھ لینا ۔۔۔۔۔۔اور موبائل ہے ۔۔۔۔ میں تم سے رابطے میں رہو گا۔۔۔۔۔ پلیز رونا بند کرو ۔۔۔۔۔اور یہ لواے۔ ٹی ایم کارڈ اس میں کافی پیسے ہے۔۔ میں وہا جاکر بھی تمہارے اکاؤنٹ میں بیجھ دوگا۔۔۔۔ تم اقرا کو یا امی کو ساتھ لے کرلے آنا کرنا۔۔۔ اور جہاں دل کرے امی سے پوچھ کر چلے جانا کرنا۔۔۔۔۔ کیوکے اب بچو نے تین سال کا ہو جانا ۔۔۔ سکول خود چھوڑ کر آنا اور لے کر بھی ۔۔۔ چلو اب رونا بند کرو۔۔۔ مجھے پریشان مت کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جی جی ۔۔۔۔۔۔۔

بھائی بھائی جی عثمان تیار ہو جائیے راولپنڈی جاتے ٹائم لگنا۔۔۔۔۔۔ جی چلو میں تیار ہوتا ۔۔۔۔۔ تمنا کا دل ٹک ٹک ہو رہا۔۔۔۔۔ پتا نہیں اس کا دل کہ رہا تھا کے نہ جانے دو ۔۔۔۔ بٹ وہ کسی کو کہ نہیں سکتی تھی ۔۔۔۔

شام کے چھ بجے عبدالرحمن سب گھر والو سے ملتا۔۔۔آیان کہا امی۔۔وہ تمنا کے پاس ہو گا جاؤ مل اؤاس کو بھی۔۔۔۔تمنا آیان کہا یہ ہے سو گیا۔۔۔وہ اس کی کس لیتا۔۔۔اور تمنا کی ساتھ ہاتھ ملاتا۔۔۔تمنا اس کا ہاتھ چوم لیتی اور اس کا آنسو عبدالرحمن کے ہاتھ پر آ کر گرتا۔۔۔۔۔۔پھر تمنا وہی کام۔۔۔رونا بند کرو۔۔۔اور میں وہا جاتے ہی پہلے تم کو کال کرو گا۔۔۔۔۔تمنا کہتی اچھا۔۔۔۔وہ چلے جاتا۔۔۔۔راقیہ رونا شروع کر دیتی۔۔۔مناہل چپ کرواتی۔۔۔۔۔

تمنا تو بہت اداس ہوتی۔۔۔کہتی کے میں تو تب اتنا اداس نہیں ہوئی تھی جب ماما پاپا گے تھے۔۔۔پر اب کیو دل پریشان ہے۔۔۔۔

دبئ کے بھی کیا نظارے۔۔۔ہر طرف چہل پہل پھر بھی ہر کوئی اپنی زندگی میں مصروف۔۔۔۔جیسے ہی ایئر پورٹ پر فلائٹ لینڈ ہوئی۔۔۔۔عبدالرحمن جلدی سے باہر آ کر ابو کے گلے ملتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اپنی رہائش پر جا کر مزمل صاحب نے گھر والوں کو بتا دیتا کے عبدالرحمن پہنچ گیا

۔۔۔۔۔ تمنا اللہ کا شکر ادا کرتی۔۔۔۔۔۔ اقرا کی شادی کی تیاریاں عروج پر تھی۔۔۔۔ امیر

ہو تو ہر چیز پیسے سے آجاتی۔۔۔ غیریب انسان تو سوچتا رہتا کے پیسے ہو گے تو ہم شادی

کرے گے۔۔۔۔۔۔۔ لیکن اقرا تو امیر باپ کی بیٹی تھی ان کے لیے کوئی مشکل نہیں

۔۔۔ پرسوں مزمل صاحب نے آجانا۔۔۔ اگلی صبح مزمل صاحب عبدالرحمن کو اپنی

بوتیک پر لے کر جاتا۔۔۔ جہاں اس کو سارا احساب کتاب سمجھا دیتے۔۔۔ اور آج پہلا دن

ہوتا عبدالرحمن کا۔۔۔۔۔۔۔ کیوں کے کل مزمل صاحب نے پاکستان جانا

۔۔۔۔۔۔ اتنی دیر میں عبدالرحمن کا بیسٹ فرینڈ حمزہ آتا۔۔۔ جو پچھلے پانچ سال سے

مزمل صاحب کے ساتھ بوتیک چلا رہا ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔ دونوں ایسے گلے ملتے جیسے پتا

نہیں کب سے جدا ہوے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حمزہ بیٹا . ۔۔۔۔۔۔۔ جی جی انکل۔۔۔۔ جاؤ

عبدالرحمن کو ساری بوتیک کا وزٹ کرواؤ۔۔۔۔ اور ایک ایک چیز کا ریٹ بھی بتا دو

۔۔۔ جی انکل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نماز پر آؤ۔۔۔ خمزہ۔ ساری برانچ کا وزٹ کرواتا

۔۔۔۔۔ عبدالرحمن یار بھابی کا سناؤ اب ٹھیک ہے . ۔۔ جی ٹھیک۔۔ یار انکل تو تمہاری

بیوی کی اتنی تعریف کرتے۔۔۔۔ حمزہ یار ان کی پسند کی بہو ہے تو تعریف تو کرے گے

۔۔۔۔کیوتم کو بھابی پسند نہیں۔۔۔یار اب کیا پسند یا نہ پسند۔۔۔۔۔۔میرے بچوں کی ماں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو ڈول گلے میں ڈالا ہے وہ ساری عمر بجانا توپڑھے گا۔۔۔۔۔۔دونوں قہقہے۔لگا کر ہسنے لگ پڑے۔۔۔۔۔۔۔چلے جی اب کافی باتیں ہو گئی کام کر لے

۔۔۔۔۔جی جی۔۔۔۔💜💜💜💜💜💜💜💜💜💜💜💜💛💛💛💛💛💛💛💛💛🧡🧡🧡🧡

دس دن بعد۔۔۔۔۔

یہ کیا آپ کو میں نے کہا تھا کے بھائی ایک جیسے کپڑے نہیں دینے پھر آپ نے ایک جیسے دے دیں۔۔۔۔میں اتنی دور سے واپس آئی۔۔۔۔۔۔اچھا سوری باجی۔۔۔۔۔افف میں آپ کو باجی نظر آتی وہ تو ہوا کے گھوڑے چڑ گئی۔۔بولتی جا رہی۔۔۔سوری سوری ۔۔۔۔۔اگلے لمحے حمزہ آواز دیتا کیا ہو گیا بھائی عبدالرحمن۔۔۔۔سوری میڈم یہ نیو بھائی ہے۔۔۔اوکے۔۔۔وہ کپڑے لے کر چلے جاتی۔۔۔۔۔

عبدالرحمن بھائی یہ ہماری پکی کسٹمر۔۔۔۔۔ہفتے بعد آتی ہے ڈھیر کپڑے لے جاتی پتا نہیں اتنے کپڑوں کا یہ کیا کرتی۔۔ہاں یار اس کی ڈریسنگ سے تو وہ امیر گھرانے کی لگتی

جی جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عبدالرحمن اپنے بچوں سے روز ویڈیو کال پر بات کرتا۔۔پر تمنا سے نہیں۔۔۔اس سے ابھی بھی اس کی ناراضگی ختم نہیں ہوتی۔۔بات کرتا پر اتنی نہیں۔۔۔اقرا کی شادی ہو جاتی ۔۔۔عبدالرحمن کافی دن اپنا نمبر بند رکھتا۔۔۔مزمل صاحب حمزہ کو کال کرتے بٹ وہ جھوٹ بھول دیتا کے سیل خراب۔۔۔۔۔۔

ہر ہفتے بعد جو لڑکی عبدالرحمن کی بوتیک پر جاتی۔۔۔وہ ہر دوسرے تیسرے دن جاتی حمزہ کو بہت غصہ آتا۔۔۔۔۔

ایک دن وہ لڑکی بوتیک پر آتی۔۔۔عبدالرحمن کو کہتی کے آج وہ بھائی جو ہے وہ کہا۔۔۔

جی وہ آج چھٹی پر۔۔۔۔۔۔اچھا آپ کا نام عبدالرحمن ہے۔۔۔میرا نام ماریہ ہے۔۔۔میں دبئی میں رہتی۔۔۔میرا نہ تو کوئی باپ نہ کوئی ماما۔۔۔اور نہ کوئی رشتے دار۔۔۔۔اور میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی۔۔۔کے آپ مجھ سے شادی کرے گے۔۔۔۔میں امیر بھی ہو چاہے اکیلی ہو۔۔۔۔۔۔

عبدالرحمن جلدی سے بولا آپ پاگل ہے میں شادی شدہ ہو۔۔۔دو بچوں کا باپ ہو۔۔۔

ماریہ کہتی مجھے کوئی نہیں۔۔۔۔آپ کی جتنی بھی شادیاں ہو۔۔۔۔

پلیز آپ یہاں سے چلے جائے ۔۔۔۔

اوکے میں چلے جاتی ۔۔۔بٹ یہ میرا نمبر آپ مجھے کال کر لینا۔۔۔۔۔

عبدالرحمن اس کے جانے کے بعد نمبر اپنے سیل کے پیچھے رکھ لیتا۔۔۔۔۔اور اپنا نمبر چلا کر اپنے بچوں سے اور تمنا کا حال پوچھتا۔۔۔۔

ماریہ اپنا جادو ایسا چلاتی کے عبدالرحمن اس کو پسند کرنے لگ پڑتا۔۔۔۔۔

اور روز رات دیر تک باتیں کرتا۔۔۔۔۔۔گھر وہ صرف دس منٹ کال کرتا۔۔۔پر ماریہ سے وہ رات دن باتیں...

ماریہ عبدالرحمن کو کہتی کے حمزہ کو کچھ نہ بتانا۔۔۔۔اور عبدالرحمن بھی پاگل اس کی باتوں میں آکر دوسری شادی کر لیتا

کتنی خواہش ہوتی ہے ہر لڑکی کی۔۔۔کے اس کا گھر اچھا نہ بھی ہو پر شوہر اچھا ہو تو زندگی کی ہر چیز ہر موڑ آسان ہو جاتا۔۔۔۔

رات کا وقت ہر جگہ خاموشی۔۔۔سب سو رہے ہے۔۔۔بس وہ اکیلی بیڈ پر بیٹھ کر روتے جا رہی۔۔۔۔میں نے صرف میرے خدا محبّت کی تو یہ سزا اتنی زیادہ..میں تو عبدالرحمن کا غصہ مار ہر چیز براداشت کی۔۔۔پر وہ کیو میرے بچو کے ساتھ ایسا کر رہے ہے۔۔۔کیا لوگ یورپ کنٹری میں جا کر اپنے بیوی بچوں کو بھول جاتے۔۔۔۔۔آج دس دن ہو گے ان کی کال نہیں آئی۔۔۔میں بچو کو روز کچھ نہ کچھ کہ دیتی کیا کرو۔۔۔۔۔۔میں اپنے بچو کو پاگل نہیں کر سکتی۔۔۔۔مجھے عبدالرحمن سے بات کرنی ہو گی۔۔۔۔

رات کے دو بجے وہ عبدالرحمن کا نمبر ڈائل کرتی۔۔۔۔عبدالرحمن اور ماریہ تو اپنے ہی پیار میں مگن ہوتے۔۔۔ماریہ عبدالرحمن کا سیل پکڑ کر بند کر دیتی۔۔۔۔۔ماریہ مجھے بات کرنے دو یار پتا نہیں کیا کام ہے اس کو۔۔۔۔۔۔

ماریہ اس کے ہوںٹ پر فنگر رکھ کر کہتی بس میں ہوا ابھی ہم دونوں کے درمیان کوئی نہیں آئے گا۔۔۔۔۔۔وہاں تمنا دوبارہ نمبر ڈائل کرتی۔۔۔۔۔۔۔آپ کا نمبر بند ہے۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں اشک لیے ہی موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر سو جاتی۔۔۔۔۔

ایک نئی صبح ایک نیا آغاز۔۔۔۔آج سنڈے سب بچو کو چھٹی۔۔۔افشاں کی تو عادت

کے وہ اپنے بچو کو سکول روانہ کر سو جاتی۔۔۔سنڈے ہو یا نہ ہو اس کی روٹین ایک ہی

۔۔۔۔۔تمنا گھر کا کام کر کے اوپر آتی۔۔پاکیزہ اور آیان کو جگا کر ناشتہ کرواتی۔۔اتنی دیر

راقیہ بھی آجاتی۔۔امی آپ کے لیے ناشتہ۔۔۔۔شکریہ بیٹا۔۔۔اللہ تم جیسی بہو سب کو

دے امین۔۔۔۔امی جی اللہ آپ جیسی ماں بھی سب کو دے۔۔۔۔

لو عبدالرحمن آیان اور پاکیزہ سے بات کر لو۔۔۔۔

اسلام علکیم۔پاپا۔۔۔کیسے ہے آپ۔۔۔کہاں تھے اتنے دن سے۔۔۔۔ہم آپ کو روز

کال کرتے آپ کا نمبر بند ہوتا۔۔۔میری جان میرے بیٹے میں کچھ مصروف تھا

۔۔۔۔۔پاکیزہ کہاں۔۔۔۔یہ ہے پاپا۔۔۔لو پاکیزہ۔۔۔۔

مجھے بات نہیں کرنی پاپا سے کہو ان کی ڈول ناراض ہے۔۔۔۔۔۔۔

پاپا وہ بات نہیں کر رہی۔۔۔اچھا اس کو کہو پاپا کہ رہے سوری......میں بعد میں بات کرتا

۔۔۔۔۔وہ فون بند کر دیتا۔۔۔۔مزمل سب گفتگو سن رہا ہوتا۔۔۔وہ پاکیزہ کو کہتا

۔۔۔میری ڈول یہاں اؤ کیا ہوا۔۔۔۔

ابو آپ کو پتا ہے کے آج اتنے دن ہو گے پاپا کال نہیں کرتے ۔۔اور اگر ہم کال کرے تو آگے سے کاٹ دیتے ۔۔اس لئے میں ناراض ۔۔۔۔مزمل پیسے دیتا پاکیزہ کو ۔۔یہ لو آیان جاؤ چیز لے اؤ ۔۔۔۔۔ان کے گھر کے سامنے بیکری ہوتی ۔۔۔۔۔راقیہ جو کے تمنا کے ساتھ کچن میں کام کر رہی ہوتی ۔۔۔جی جی ۔۔۔۔۔۔۔کیا بات آپ اتنی زور سے چلا رہے ۔۔۔۔

تمنا کو آواز دو ۔۔۔۔۔تمنا بیٹا ۔۔۔۔جی امی ۔۔۔۔۔۔

مزمل صاحب کہتے ۔۔۔تمنا بیٹا کب سے بات ہوئی ہے عبدالرحمن سے ۔۔۔۔۔

ابو کل کی تھی ۔۔۔۔اور بچو کی ۔۔۔۔پاکیزہ اور آیاں نے بھی کل بات کی اور اب آپ نے کروا دی ۔۔۔۔

راقیہ لو فون اور پوچھو اپنے بیٹے سے ۔۔۔کیوں

یہ سب کر رہا ۔۔۔۔اور تمہاری بہو بھی جھوٹ بولتی اب ۔۔۔۔اپنی زبان سے سمجھا دو ۔۔۔۔اس کو ۔۔۔۔۔کے یہ اولاد اس کی ہے کسی اور کی نہیں ۔۔۔۔۔۔۔میں نے کہا باہر جا کر سی ہو جائے گا پر یہ نہیں سی ہو سکتا ۔۔۔۔۔۔اچھا آپ پریشان نہ ہو میں کہ دیتی

ہو۔۔۔۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔راقیہ عبدالرحمن کو اسی وقت فون کر کے بہت باتیں سناتی

۔۔۔۔۔وہ غصے سے فون بند کر کے تمنا کے نمبر پر کال کرتا۔۔۔ تمنا ابھی کال سنتی

۔۔۔اس کو گالیاں نکلنا شروع کر دیتا۔۔۔۔۔اور اب تمنا تم مجھے اب کال مت کرنا

۔۔۔۔۔۔۔بہت چیز ہو تم۔۔ جاؤ جو کرنا ہے کرو۔۔۔اب اپنے ابا کو بھی بتا دو۔جو کرنا ہے

وہ کر لے۔۔۔۔اب اگر تمہارا مجھے فون آیا تو میں تم کو فون پر ہی طلاق دے دو گا۔۔۔اور

مجھے بچو کی بھی کوئی پروا نہیں بہت دولت ہے۔۔۔۔۔میں پال . .

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہیلّو ہیلّو۔۔۔۔وہ غصے سے اپنا سیل پھنک دیتا۔۔۔۔اور

تمنا رونے لگ پڑتی۔۔۔۔روتے روتے آیان اور پاکیزہ اوپر آرہے ہوتے وہ اپنے آنسو

صاف کر لیتی۔۔۔۔اور اپنا سیل دیوار کے ساتھ مار دیتی۔۔۔۔

ماما کیا ہوا۔۔۔۔کچھ نہیں یہ دیکھو سیل ٹوٹ گیا۔۔۔۔۔اب میں یہ سوچ رہی کے آپ

کے پاپا کو تو اب کال نہیں ہو سکے گی۔۔۔۔۔۔اب آپ دونو امی یا ابو کے سیل پر بات کر

لینا کرنا۔۔۔جب تک سی نہیں ہوتا۔۔۔۔اچھا ماما۔۔۔۔۔آیان آپ دونوں نے پاستا کھانا

ہے میں بنا کر لاتی ہو۔۔۔۔۔۔۔جی جی ماما۔۔۔۔ٹی وی دیکھو میں بس آئی۔۔۔۔

افشاں کا بیٹا رمضان اتنا تیز ہوتا ہے۔۔۔کے آیان اور پاکیزہ کو ہر وقت مارتا رہتا

۔۔۔۔۔۔بٹ تمنا اف تک نہ کرتی۔۔۔۔۔

اسی رات تمنا کو عبدالرحمن باتیں یاد آتی جو کے اس کو رونے پر مجبور کر دیتی۔۔۔۔۔۔وہ

اپنے بچوں کی طرف دیکھتی اور صبر شکر کرتی۔۔۔کے ہر چیز اس کے بچوں کو ملتی ہے

۔۔شکر ہے اے میرے رب۔۔۔

آج عبدالرحمن کی طبیعت ٹھیک نہیں ہوتی۔۔۔۔۔وہ جلدی گھر آ جاتا۔۔۔گھر آتا لاک

اوپن کرتا۔۔۔رات کے آٹھ بج جاتے۔۔۔ماریہ آجاتی۔۔۔۔۔ماریہ سلام کرتی سوری

سوری میں کچھ لیٹ ہو گئی۔۔۔عبدالرحمن کہتا اٹس اوکے۔۔۔۔آپ آج جلدی آگے

۔۔۔میری طیبعت ٹھیک نہیں اس لئے جلدی آگیا۔۔۔اچھا۔۔۔۔

ماریہ یہ کہہ کر ڈریس بدل کر کھانا بنا کر روم میں آتی۔۔عبدالرحمن کھانا کھالے۔۔۔۔۔

ماریہ میرا موڑ نہیں ہے۔۔میری جان تم کھالو۔۔۔۔

اچھا۔۔۔وہ کھاتے ہوئے کہتی عبدالرحمن کچھ دن سے دیکھ رہی ہو کے آپ کی پاکیزہ بیوی

کا فون نہیں آیا۔۔۔۔۔کہیں لڑائی تو نہیں کرلی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جٹ سے بولتا نہیں نہیں اسی کوئی بات نہیں آپی مناہل۔۔اور اقرا آئی اس لیئے وہ بہت مصروف۔۔۔چھوٹی بہن گڑیا کی شادی کرنی تو اتوار کو لڑکے والوں نے آنا

۔۔۔۔۔۔۔۔اچھاسی۔۔۔۔۔کھانا کھا کر وہ لیٹ جاتی۔۔۔۔۔

عبدالرحمن کی سر اور ٹانگوں میں بہت درد ہوتا۔۔۔وہ رات کے وقت ماریہ کو دو دفع آواز دیتا۔۔۔پر وہ سنتی نہ۔۔عبدالرحمن لاؤنج میں آکر بیٹھ کر سموک کرنے لگ پڑتا ۔۔۔۔جب وہ سموک کر رہا ہوتا اس کو تمنا کی یاد آجاتی کے کیسے وہ اس کے ترلے کرتی تھی نہ کیا کرے سموک۔۔۔۔۔اور وہ سوچ میں پر جاتا کے تمنا نے مجھے کال نہیں کی ۔۔۔کیوں آج مجھے اس کا احساس ہو رہا۔۔۔میں تو نفرت کرتا ہو پھر یہ یاد کیو۔۔۔۔

اگلے لمحے وہ اپنا سیل نکال کر نمبر ڈائل کرتا۔۔۔۔۔۔آپ کا نمبر بند ہے۔۔۔۔۔دوبارہ ڈائل کرتا۔۔۔پھر نمبر بند۔۔۔۔وہ کہتا پتا نہیں پاگل نے کس دن کا نمبر بند کیا ہے ۔۔۔۔جان جان۔۔۔جی جی۔۔۔۔آپ یہاں کیا کر رہے۔۔۔۔کچھ نہیں ویسے آیا باہر ۔۔۔۔نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔۔وہ جلدی سے ٹیبل پر پڑا اسگریٹ بند کرتا سوری ۔۔۔۔۔سوری وہ نید۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اٹس اوکے جان میں آپ کو

روکو گی نہیں۔۔۔۔۔جب آپ میری لائف میں انٹرفیئر نہیں کرتے تو میں کیو آپ کو منع

کرو۔۔میری جان ماریہ میں تم جیسی بیوی ڈیزو کرتا تھا۔۔۔۔

ہر طرف رونق ڈول کی آواز۔۔۔بچے خوشی سے ناچ رہے۔۔۔مہمانوں کی آمد کا سلسلہ

شروع ہو گیا۔۔۔۔۔۔گڑیا کی آج مہدی ہوتی۔۔۔گھر شام کا وقت سب مصروف

۔۔۔۔۔تمنا تو صرف عبدالرحمن کو مس کر رہی ہوتی کیوں کے آج اس کو کافی دن ہو گے

بات کیے ہوے۔۔۔وہ بھی بچوں سے بات کر لیتا جب بچے تمنا کو فون دیتے وہ روم سے

باہر جا کر کاٹ دیتی۔۔۔۔۔ایسے کسی کو شک بھے نہ ہوتا۔۔۔۔۔

پیلا سوٹ پہن کر وہ اور گڑیا ایک جیسی لگ رہی ہوتی۔۔۔۔۔۔رقیہ روم میں داخل ہوتے

کہتی۔۔۔ماشااللہ اللہ میری بیٹی کو نظر نہ لگائے۔۔۔وہ اس کا ماتھا چومتی۔۔۔اویہ اشک

کیسے۔۔۔تمنا بیٹا۔۔۔۔۔امی آپ کو ایسا کرتے دیکھ کر امی کی یاد آ گئی۔۔۔جو مجھ سے اتنی

دور ہے۔۔۔اور ابو بھی۔۔۔۔۔۔بیٹا میں ہو نہ تمہاری ماما بھی ہو خالہ بھی اور امی بھی۔۔۔

اواواو۔۔۔۔۔۔امی یہاں میں بھی ہو۔۔مجھے بھی دیکھ لے۔۔۔۔۔میں کیسی لگ رہی

۔۔۔۔۔۔راقیہ کہتی میری میری دونوں بیٹاں بہت پیاری لگ رہی۔۔۔۔۔چلو نیچے لے

کر آجانا میں اقرا اور مناہل کو کہتی ہو وہ بھی آجاتی۔۔۔جی امی۔۔۔۔۔۔

اگلے لمحے گڑیا کو تیل لگایا جاتا۔۔۔۔تمنا اپنا ٹوٹا سیل جواب سی ہو چکا چلا کر سب کی

تصویرں بناتی۔۔۔۔اقرا اور تمنا کو تو صرف ایک کام تصیویں بنانا۔۔۔۔❤❤❤❤❤❤❤❤

اس طرح مہدی ختم ہو جاتی۔۔۔۔۔۔۔سوتے سوتے رات کا تین بج جاتے۔۔۔۔تمنا

پاکیزہ اور آیان کو نیچے سلا کر اوپر چلے جاتی۔۔۔۔اقرا اس کے روم میں سوئی ہوتی

۔۔۔۔تمنا اپنا سیل پکڑ کر سب تصیویرں دیکھتی ۔ُ۔۔۔۔۔وہاں عبدالرحمن جب دیکھتا

۔۔۔۔کے تمنا آن لائن ہے وہ جلدی سے کال کرتا۔۔۔۔تمنا کال کاٹ دیتی۔۔۔دوسری

دفع کرتا۔۔کاٹ دیتی۔۔۔۔۔وہ جلدی سے کی بورڈ پر ٹیپ کرنے لگ پڑتا۔۔۔۔

تمنا میں تم کو بہت دن سے کال کرتا ہو بچو کو سیل پکڑا کر بات نہیں کرتی۔۔۔کیا تکلیف

ہے تم کو۔۔۔۔لگتا تم کو میری ضرورت نہیں۔۔۔اگر ضرورت ہے تو مجھے ابھی کال کرو

۔۔اگر تم نے آج مجھے کال نہ کی تو تم کو میری ضد کا پتا ہے۔۔۔میں پھر کبھی کسی سے بات

نہیں کرنی نہ تم سے اور نہ گھر والوں سے۔۔۔۔۔تمنا جلدی سے میسج پر کر عبدالرحمن کو کال کرتی۔۔۔۔

وہ چپ کر کے روم سے باہر جا کر کال اٹینڈ کرتا۔۔ماریہ کے ڈر سے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی بولے کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔عبدالرحمن

اچھا تو تمنا اب نہ سلام۔۔۔۔نہ میرا حال پوچھا۔۔۔۔کیا مسلہ ہے تمہارا۔۔۔۔تم مجھے سے بات کیوں نہیں کرتی۔۔۔اگر پیسوں کی ضرورت ہے تو بتا دو۔۔۔۔میں اور دے دو گا ۔۔۔۔بتاؤ تو سی۔۔۔۔

بس عبدالرحمن آپ اس دن کی باتیں بھول گے۔۔۔۔بھول گے تو یاد کر لے۔۔۔۔کیا کہا تھا آپ نے مجھے سے۔۔۔۔

ماریہ کھتی یہ عبدالرحمن کہا۔۔۔۔وہ جلدی سے باہر جاتی۔۔۔جو منہ موڑ کر باتیں کر رہا ہوتا۔۔۔۔وہ چوری چوری سب باتیں سن لیتی۔۔۔۔۔

میں تمنا اس بات کے لئے سوری کرتا۔۔۔۔۔آگے سے ایسا نہیں بولو گا۔۔۔۔

نہیں نہیں آپ سوری مت کرے۔۔۔۔ کیوں کے یہ میری سزا ہے وہ سزا جو میں نے آپ سے پیار کیا۔۔۔۔۔۔۔ چلے جو بھی ہے مجھے نیند آرہی میں سونے لگی۔۔۔۔

اچھا اچھا سب کی تصویریں سینڈ کردو۔۔۔۔

ماریہ غصے سے روم میں آکر اپنے دل میں کہتی۔۔۔ یو باسکٹ پیار مجھ سے اور فون پر باتیں بیوی سے۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد تمنا سب کی تصویں سینڈ کر دیتی۔۔۔ عبدالرحمن سب کی تصویریں دیکھ کر بہت ہیپی ہوتا۔۔۔ اور کہتا اس پاگل نے اپنی کوئی تصویر سینڈ نہیں کی۔۔۔ چلو صبح سی

۔۔۔۔۔۔

وہ روم میں جاتا ماریہ کہتی کہاں تھے آپ۔۔۔ اور اتنی رات گے آپ کس سے باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔ یار کچھ نہیں تمنا کی کال تھی۔۔۔۔ بچوں کا پوچھ رہا تھا۔۔۔

ماریہ جٹ سے کہتی آپ نے تو مجھ کو کہا تھا کے آپ تمنا کو پسند نہیں کرتے۔۔۔۔ وہ اس کے پاس آکر بیٹھ کر اس کے ہاتھ پکڑ کر کہتا۔۔۔۔ میری جان کیا کرو پسند تو نہیں پر میں یہ سب اپنے بچوں کے لئے کرتا۔۔۔ تو آپ اس کو طلاق دے دیں۔۔۔ اور بچوں کو

یہاں بلا لے۔۔۔۔میری جان امی ابو کی پسند کی بہو ہے۔۔۔اگر اس کو چھوڑ دیا۔۔ماں باپ۔۔۔انٹی خالوں سب کو چھوڑنا پڑے گا۔۔۔۔۔اس لئے دفع کرو اس کو رہنے دو وہاں۔۔۔میں صرف تمہارا ہو۔۔۔اور اس دل میں صرف تم ہو ماریہ۔۔۔۔

تھکس عبدالرحمن۔۔۔۔چلے سو جائے ۔۔۔۔

❤️💖💗💗💙💙💚💜💛💛🧡

اگلی صبح

امی امی یہ آپ نے اپنی چھوٹی بہو کو زیادہ سر پر نہیں چڑالیا۔۔۔۔کچھ نہیں کرتی ۔۔۔۔اس نے تو تمنا کو کام والی بنا دیا۔۔۔اس کو کوئی پتا نہیں اس نے تو کسی کو پوچھا تک نہیں۔۔۔۔بس اپنے بچوں اور اپنے شوہر کے کام کرتی۔۔۔۔۔۔

مناہل آپ کو پتا تو ہے اپنے چھوٹے بھائی کا۔۔۔۔۔میں کچھ کہہ دو تو آپس میں لڑنے لگ پڑتے۔۔۔۔دفع کرو۔۔۔۔۔کوئی بات نہیں بیٹا اگر وہ ہم کو پوچھتی۔۔۔تو اللہ نے اس کو برا دینا۔۔۔۔جی جی امی۔۔۔۔۔

کچھ گھنٹوں بعد بارات کے لئے سب ریڈی ہو جاتے۔۔۔۔۔۔ جلد ہی سب میرج ہال چلے جاتے۔۔۔ جلد ہی نکاح ہو جاتا۔۔۔ گڑیا سیج میں گڑیا لگ رہی ہوتی۔۔۔۔لال سوٹ میں وہ کسی پڑی سے کم نہیں لگ رہی ہوتی۔۔۔۔۔ رخصتی کا وقت آجاتا۔۔سب گھر والوں کی آنکھوں میں آنسو ہوتے۔۔۔۔

گھر آتے ہی راقیہ کے سیل پر عبدالرحمن کی کال آتی۔۔۔اقرا فون اٹینڈ کر کے عبدالرحمن سے سلام لیتی۔۔۔۔ عبدالرحمن اور اقرا بہت کم بات کرتے۔۔۔۔ بھائی کیسے ہے آپ۔۔۔جی ٹھیک۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔جی جی۔۔۔امی کہا ہے۔۔۔ یہ لے کر لے بات۔۔۔۔اسلام عکیلم۔۔۔ وعیکم اسلام۔۔۔امی سب کام ٹھیک ہو گیا۔۔۔جی بیٹا ۔۔۔اللہ نے سب بہتر کر دیا۔۔۔ چلے اللہ کا شکر ہے۔۔۔۔۔ چلے میں گھر جا کر بات کرتا کسٹمر آگے۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔۔۔ خدا حافظ بیٹا۔۔۔۔۔۔

رات کا پہر ہو جاتا۔۔۔۔ تمنا کے فون کی گھنٹی بجتی۔۔۔۔۔ مناہل کی بیٹی صباء جس کی عمر اٹھارہ سال ہوتی۔۔۔۔وہ فون اٹینڈ کرتی۔۔۔ عبدالرحمن کہتا کون۔۔۔ماموں میں صباء۔۔۔ کیسی ہو صباء۔۔۔جی ماموں ٹھیک۔۔۔ آپ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔جی جی

۔۔۔۔پھر شادی پر مزہ آیا جی ماموں۔۔۔بہت مزہ آیا۔۔۔۔کہاں ہے سب۔۔۔۔سب نیچے مصروف۔۔۔۔اچھا۔۔۔۔چلو تم نے تصویریں بنائی ہے جی جی ماموں چلو سب کی سینڈ کر دو . . . .اچھا ماموں۔۔۔۔۔۔فون بند کرنے کے بعد صباء سب تصیویریں سینڈ کر دیتی۔۔۔۔اتنی دیر میں دروازے پر دستک ہوتی۔۔۔۔عبدالرحمن دروازہ اوپن کرتا ۔۔۔۔ماریہ اندر آتی۔۔۔۔عبدالرحمن کہتا ماریہ یار رات کے دس بج گے ہے۔۔۔۔تم اپنی جاب چھوڑ دو۔۔۔۔۔میں کرتا ہو جاب۔۔۔۔تم کو کیا کرنے کی ضرورت۔۔۔۔

وہ آگ بگولہ ہو جاتی۔۔۔آپ کو میں نے شادی سے پہلے بھی کہا تھا کے آپ مجھے جاب سے منع نہیں کرے گے۔۔۔۔اور نہ ہی مجھ پر کوئی پابندی عائد کرے گے۔۔۔۔۔۔بس آپ کے لئے میں نے اپنی ڈریس بدل لیا یہ بہت۔۔۔۔۔۔اب میں آپ کی کوئی بات نہیں مانو گی۔۔۔۔اگر آپ کو میں اب اچھی نہیں لگتی تو چھوڑ دے۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے ماریہ کے منہ کو اپنے ہاتھو میں رکھ کر کہتا آج کے بعد ایسی بات نہ کرنا ۔۔۔۔ماریہ تم جان ہو میری۔۔۔۔۔۔سوری۔۔۔۔

اٹس اوکے میں کپڑے بدل لو۔۔۔آپ نے کھانا کھالیا۔۔۔ نہیں ابھی۔۔۔۔۔چلے میں لے کر آتی ۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔صرف دس منٹ میں آئی۔۔۔

لے جی کھانا۔۔۔۔یہ کیا دیکھ رہے۔۔۔ گڑیا کی شادی کی تصویر دیکھ رہا ہو۔۔۔۔۔اچھا مجھے بھی دیکھائے۔۔۔۔۔۔جی جی لو پہلے آپ دیکھ لو۔۔۔۔عبدالرحمن یہ تمنا ہے یار ادھر کرو۔۔۔۔میں نے ابھی نہیں دیکھی۔۔۔۔۔۔وہ جب تمنا کی تصویر دیکھتا۔۔۔اس کو غصہ بہت آتا۔۔۔ کہاکھوگے۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ یہ تمنا ہے اور ساتھ پاکیزہ اور آیان ۔۔۔۔۔اچھا آپ تو کہتے تھے یہ سادہ ہے پر دیکھ کر تو لگ رہا جیسے بہت فیشن کرتی ۔۔۔۔۔۔عبدالرحمن چپ ہو جاتا۔۔ کچھ دیر بعد عبدالرحمن اپنا سیل بند کر دیتا۔۔اور سو جاتا۔۔۔ وہامار یہ کو نیند نہ آتی جب سے اس نے تمنا کی تصویر دیکھی ہوتی۔۔۔۔وہ اپنے ذہین میں سوچتی کے جو اپنی اتنی پیاری بیوی کی قدر نہیں کرتا۔۔۔۔وہ مجھے کیا دے گا ۔۔ چلو مجھے کیا چھوڑ بھی دے گا تو اور بہت۔۔۔۔

تمنارات کو کال کرتی عبدالرحمن کا سیل بند ہوتا۔۔۔۔وہ سیل سائیڈ پر رکھ کر سو جاتی

۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح عبدالرحمن جم پر جاتا۔۔وہاں جا کر تمنا کے نمبر پر کال کرتا۔۔. تمنا جلدی سے فون پکڑ کر دیکھتی تو عبدالرحمن کی کال ہوتی۔۔۔وہ جلدی سے اٹینڈ کر لیتی کیو کے ابھی سب سوئے ہوتے ------

وہ سلام لیتی۔۔۔۔۔عبدالرحمن سلام کا جواب دیے بغیر ہی کہتا پاس کوئی ہے تمھارے ----

نہیں کوئی نہیں ہے عبدالرحمن.....مجھے ایک بات بتاؤ تم نے کس سے پوچھ کر یہ کام کیا ۔۔۔تم کو کیا لگتا کے میں یہاں آگیا تم جو مرضی کرتی پھیرو۔۔۔۔مجھے تم سے نفرت اس لئے۔۔۔۔وہ بولتا جارہا تھا۔۔۔۔اتنی گالیاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بس کرے عبدالرحمن۔۔۔۔نہیں تم یہ بتاؤ کتنے لڑکے عاشق ہوے پھر۔۔۔۔۔کس کی اجازت سے بالوں کا کٹ کروایا۔۔۔بے شرمی کی حد ہوتی ہے۔۔۔۔۔اپنے آپ کو اتنا آزاد نہ کرو تمنا ورنہ آکر تم کو اور تمھارے عاشقوں کو آگ لگا دو گا۔۔۔۔

بس کرے عبدالرحمن۔۔۔۔بس کر دے۔۔۔۔۔میں ایسی نہیں ہو۔۔

تم ایسی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ فون بند کر دیتا۔۔۔۔۔۔

تمنا سوچ میں پڑ جاتی۔۔۔۔۔میں کیا ایسا کرو۔۔۔۔۔کے یہ خوش ہو۔۔۔عثمان بھی تو

ہے اس کی بیوی اتنا کچھ کرتی۔۔۔۔کبھی اس نے غلط انگلی نہیں کی اس کی طرف پھر

عبدالرحمن ایسے کیوں۔۔۔۔

آج ولیمہ کا دن تھا۔۔۔۔سب بہت خوش تھے۔۔۔سوائے تمنا کے۔۔۔۔پر اب

اس کو عادت ہو گئی تھی۔۔عبدالرحمن کی گالیوں کی۔۔۔۔دکھ تو اس کو تھا۔۔۔کے کیا

بالوں کا کٹ کروانے سے بھی عبدالرحمن ایسا کرے گا تو وہ کبھی نہ کرواتی۔۔۔۔۔

بچے سب کھیل رہے تھے۔۔۔تمنا فون رکھ کر نیچے چلے جاتی . . . . دو بجے ہال کا ٹائم تھا

۔۔۔۔۔سب ناشتہ کر کے ریڈی ہونے لگ پڑھتے۔۔۔۔

افشاں۔۔۔تو پارلر عثمان کے ساتھ چلے جاتی۔۔۔۔۔

اقرا افشاں کو جاتے ہوئے دیکھ کر کہتی۔۔۔۔۔توبہ سب سے جلدی تو امی کی چھوٹی بہو کو

ہے۔۔۔تاکے کام نہ کوئی کرنا پڑھ جائے ۔۔۔۔

تمنا کے کانو میں جب اقرا کے یہ کہے الفاظ ڈالتے۔۔۔۔تو تمنا اس کے سر پر ہاتھ مار کر کہتی

توبہ مناہل کیو لڑائی کروانی ہے۔۔.

Haha very funny tamna....

خیر مجھے لگتا ہم کو بھی چلنا چاہیے۔۔۔۔پالر۔۔۔

مناہل آپی آپ چلے جائے میرا کوئی موڈ نہیں ہے۔۔۔۔۔میں گھر ریڈی ہو جاؤ گی

۔۔۔۔۔

اس سے پہلے مناہل کچھ بولتی رقیہ کی آواز ان دونو کے کانوں سے ٹکرائی.....

کیو تمنا کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔؟؟

کچھ نہیں امی۔۔۔۔وہ آیان اور پاکیزہ کو بھی تیار کرنا تو اس لیے۔۔۔۔۔۔

بیٹا جی آپ جاؤ۔۔۔۔۔میں خود تیار کر لو گی. . . . .

اچھا امی جی۔۔۔۔

وہ لونگ میکسی پہن کر کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

واہ تمنا سو بیوٹی فل۔۔۔۔

تھکس آپی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور یہ کیا تم حجاب کیو کر رہی ہو۔۔اتنی پیاری میکسی اور حجاب۔۔۔۔۔۔

تمنا سوچ میں پڑھ جاتی اب کیا جواب دے۔۔۔۔آپی وہ میں نے مورنگ شو میں دیکھا تھا تو میں نے سوچا حجاب کر لو۔۔۔۔

اوکے تمنا۔۔۔بس جو کرنا ہے جلدی کرو۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد۔۔۔۔۔

سب ہال میں میں سب مہمان آنا شروع ہو جاتے ہے۔۔۔اقرا اور تمنا آج ایسے گلے ملتی ہے جیسے کب سے جدا ہوئی ہو۔۔۔۔۔

لیڈی یہ حجاب کس خوشی میں۔۔۔ کہیں عبدالرحمن سے ڈانٹ تو نہیں پڑھی۔۔۔۔

تمنا جلدی سے کہتی نہیں وہ مجھے ایسا کیو کہے گے۔۔۔اب باہر چلے کے یہاں رات رھنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔

ھمم۔۔۔۔۔۔چلو۔۔۔۔۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

تم کب تک اؤ گی ماریہ۔۔وہ کافی پیتے ہوے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

یار تم کو پتا ہے میرا دل نہیں لگتا تمھارے بغیر۔۔۔

اٹس اوکے عبدالرحمن میں کونسا ہمیشہ کے لیے جا رہی جیسے کام ختم ہو گا میں آ جاؤ گی۔۔۔۔

وہ اس کے رخسار کو چومتے ہوے گڈ بائے کہتی ہوئی بزنس میٹنگ کے لیے نکل گئ

❤️❤️❤️❤️

ولیمہ کا فنشین بہت اچھا گزر گیا۔۔۔۔۔سب گھر آ گے۔۔۔کچھ مہمان ہال سے اپنے گھرؤں کی طرف روانہ ہو گے۔۔۔۔۔۔

اقرا بہت ہیپی تھی کیو کے اس نے اپنی محبّت کو جیت لیا تھا۔۔۔۔بس وہ افشا سے نہ خوش تھی جو اس نے اس کے ساتھ اور تمنا کے ساتھ کیا۔۔۔۔۔۔

وقت 2 کاہو گیا سب اپنے روم میں آچکے تھے۔۔۔۔۔آیان اور پاکیزہ سو چکے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔

تمنا نے اپنا واٹس اپ on کیا اور اپنے امی اور ابو کو کال ملادی وہ خود کو بہت اکیلا محسوس کرتی تھی۔۔۔ماما پاپا۔۔۔بھائی بھابی سب باہر تھے یہاں تک کے عبدالرحمن بھی۔۔۔۔۔

🙅🏻‍♀️

دوسری طرف عبدالرحمن جو کب سے ماریہ کو کالز کر رہا تھا پر نمبر بند تھا۔۔۔۔۔

اچانک اس کی تمنا کے نمبر پر نظر پڑھتی جو آنلاین تھی۔۔۔۔وہ سوچ رہا تھا۔۔۔۔کے یہ اس وقت کیو آنلاین ہے۔۔۔۔۔اس کی مسلسل نظر اس کے نمبر پر تھی۔۔۔عبدالرحمن نے موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔۔۔۔اور سونے کے لئے لیٹ گیا۔۔۔۔۔

اس کو صبح کی بات یاد آگئی جب اس نے تمنا کو خوب گالیاں۔دی تھی۔۔۔۔۔۔وہ اگنور کرتا پھر سے سونے کے لیے آنکھیں بند کرنے لگا

پر نیند آج عبدالرحمن سے بہت ناراض تھی۔۔۔وہ پھر سے اٹھ بیٹھا اور سگریٹ سلگانے لگا۔۔۔۔۔پھر سے موبائل پکڑا اور تمنا کا نمبر چک کرنے لگا۔۔۔۔

یہ اس وقت کس کے ساتھ لگی ہے۔۔۔۔۔

عبدالرحمن نے تمنا کو اسلام علکیم کا میسج کر ڈالا۔۔۔۔۔

تمنا ابھی سٹیٹس دیکھ رہی تھی۔۔۔۔کے اچانک اس وقت عبدالرحمن کا میسج دیکھ کر ڈر گئی

۔۔۔۔

جلدی سے اسلام کا جواب دیا۔۔۔۔اگلے لمحے عبدالرحمن نے میسج typing کرنا شروع کیا۔۔۔۔

تم سوئی نہیں۔۔۔اور ولیمہ کیسا رہا۔۔۔۔۔بچے کیسے ہے۔۔۔۔یہ لکھ کر اس نے میسج سینڈ کر دیا۔۔۔۔کیا ہوا مجھے کسی نے تصویریں سینڈ نہیں کی۔۔۔۔کیا آج اور ہیر کٹ کروالیا ۔۔۔۔ویسے بھی میں کونسا وہا ہو۔۔۔۔وہا ہوتا تو تم کو میرا ڈر ہوتا۔۔۔۔۔خیر سب کی تصویرے سینڈ کرو۔۔۔۔۔

تمنا نے بہت غور سے میسج پڑھا .اس کی آنکھوں میں اشک سے بڑھ گئی۔۔۔۔اس نے جواب دیے بغیر سب کی تصویریں سینڈ کر دی۔۔۔۔۔۔۔

عبدالرحمن نے سب تصویروں کو اگنور کر کے سب سے پہلے تمنا کی تصویر دیکھنی چاہیی

Stupid wife. . .

اپنی تصویر سینڈ کرو۔۔۔۔۔۔

تمنا نے میسج پڑھ کر جواب دیا۔۔۔۔میں نے کوئی تصویر نہیں بنائی۔۔۔۔ میسج پڑھ کر

عبدالرحمن کو بہت غصہ آیا۔۔۔۔۔

تم نے اگر مجھے اس وقت اپنی تصویر سینڈ نہیں کی تو یاد رکھنا انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی

تمنا کے آنسو اب آنکھوں سے تیز تیز گرنے لگے۔۔۔۔۔افسوس کے وہ ہر دفع

عبدالرحمن کی اس بات سے ڈر جاتی تھی۔۔۔نہ ہوتے ہوئے بھی اس نے اپنی سب

تصیویریں سینڈ کر دی۔۔۔۔۔۔

عبدالرحمن کو تو دیکھے حیران رہ گیا۔۔۔تمنا پر لونگ میکسی اور حجاب بہت سوٹ کر رہا تھا

۔۔۔۔۔۔عبدالرحمن کے ہاتھ پھر کچھ typing کرنے لگے۔۔۔۔۔

So nice and good looking my wife tmna.....

تمنا کی آنسو والی آنکھو میں اب حیرانگی تھی۔۔۔۔۔عبدالرحمن یہ مجھے کہ رہا ہے۔۔۔۔۔۔

تھکس عبدالرحمن۔۔۔۔۔۔اینڈ اللہ حافظ۔۔۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔۔۔۔

تمنا نے موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔۔

وہاعبدالرحمن جواب سگریٹ اپنے لب سے لگا کر تمنا کی تصویریں دیکھ رہا تھا۔۔۔ماریہ سہی کہتی ہے تمنا خوبصورت ہے۔۔۔۔جلدی سے موبائل بند کیا۔۔۔اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔۔

،مزمل بہت پریشان اور بیمار رہنے لگ پڑھا تھا۔باپ تھا پریشانی تو جائز تھی۔۔۔۔

جب سے عبدالرحمن نے شادی کی تھی۔۔۔۔مزمل نے حمزہ کو اس پر خاص نظر رکھنے کو کہا تھا۔۔اور حمزہ بھی جانتا تھا ماریہ کے بارے میں۔۔۔پر وہ اب تک اپنے دوست

،عبدالرحمن کے لیے چپ تھا۔۔وہ ماریہ اور عبدالرحمن ،پر نظر رکھتا تھا۔۔بو تیک تو صرف ایک بہانہ تھا۔۔مزمل نے حمزہ کو اس کام کے لیے رکھا تھا۔۔۔۔۔۔

ٹائم آٹھ۔۔۔

عبدالرحمن۔کھانا گرم کر کے پلیٹ میں ڈال رہا تھا۔۔۔اچانک دروازے پر ہونے والی دستک سے کھانے کی پلیٹ چھوڑ کر،دوزاے کی طرف بڑھ کر دوزاہ کھولا۔۔سامنے حمزہ کھڑا تھا۔۔۔۔

السلام علیکم ....۔حمزہ بولا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔

کیسے ہو حمزہ۔۔۔

جی ٹھیک۔۔۔

تم یہاں اس ٹائم۔۔۔

اچھاتواب مجھے تجھے ملنے کے لیے ٹائم رکھناپڑھے گا۔۔۔اس لیے تونے اب تک اندر

آنے کہانہیں کہا۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔آؤنہ اندر

وہ دونواندر کی طرف بڑھ گے۔۔۔کیالوگے حمزہ۔۔۔کچھ نہیں

توبتاعبدالرحمن کیاکررہاتھا۔اس وقت۔۔۔

کچھ خاص نہیں کھاناکھانے لگاتھا۔۔اب وہ ٹیبل پر کھانالگارہاتھا۔۔آجاتو بھی۔۔۔

نو تھنکس۔۔۔تم کھالو۔۔۔۔مجھے ایک جگہ جاناہے۔۔۔میری کار خراب ہےاور تو مجھے

اپنی کارمیں ڈراپ کرآ۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔

عبدالرحمن جو کھانے کی پلیٹ پر جھکاتھا۔۔۔

اچانک بول پڑھا۔۔۔کردی نہ غیروں۔والی بات۔۔۔۔۔۔لے چابی اور خود چلے جا . .

. . .

حمزہ جٹ سے بولا۔۔۔یار نہیں تومیرے ساتھ چل۔۔۔۔وہ اب ضدپراترآیا۔۔۔

اچھا او کے بس ہو گیا کھانا۔۔۔۔انتظار کرو میں بس آیا۔۔۔۔۔

او کے باس۔۔۔۔۔

دونوں نے سائل پاس کی اور کچھ دیر تک نکل آئے۔۔۔۔

بتا اب کہا جانا ہے حمزہ۔۔۔۔۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔

کرو۔۔۔۔حمزہ۔۔۔۔

ماریہ کیا تیری بیوی ہے۔۔۔۔سچ میں تم نے اس سے نکاح کیا ہے۔۔۔۔۔

عبدالرحمن پہلے تو چپ رہا اور پھر ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

حمزہ بولا۔۔۔کیا کمی تھی تمنا بھابی میں جو تو نے یہ قدم اٹھایا۔۔۔تو سوچ بھی نہیں سکتا کے تو نے کیا کیا ہے اپنے ساتھ ؟ تجھے تو اپنے بچو اور بوڑھے ماں باپ کا خیال بھی نہیں آیا ۔۔۔۔تم جیسے مرد ہوتے ہے جو تمنا جیسی پاک دامن لڑکیو کی زندگی خراب کر دیتے ہے

----

sorrey to sy hmza..،

میں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔۔۔۔اور ہاں تم کو کیوا تنی تکلیف ہو رہی ہے میں جو مرضی کرو

Oky good...

حمزہ کا لہجہ اب سحت تھا۔۔۔۔۔رو کو گاڑی کو عبدالرحمن۔۔۔۔۔کار میں ڈرائیو کرو گا

۔۔۔اب تم کو بتاتا ہو کون غلط کون سہی۔۔۔۔۔

Oky fine.....

کار اب پھر سے سڑک پر دوڑنے لگی۔۔۔۔۔۔۔جلد ہی کار ایک بڑی سی اور خوبصورت بلڈنگی پر روکھی۔۔۔۔

تم مجھے یہاں کیولے کر آئے ہو پاگل ہو گے ہو حمزہ۔۔۔۔۔

ہاں۔پاگل ہو گیا ہو۔۔۔۔۔۔تم اپنے فون سے ماریہ کو کال کرو اور پوچھو کہا ہے وہ

۔۔۔۔۔۔

یہ کیسی ضد ہے حمزہ۔۔۔۔اب ماریہ . کہاسے آگئی۔۔۔۔ابھی میری کچھ دیر پہلے بات

ہوئی ہے وہ آجائے گی دو تین بجے۔۔۔اب اس کو کال نہیں ہو سکتی۔۔۔۔

Ok fine....

نکلو کار سے۔۔۔عبدالرحمن۔۔۔

دونو کار سے باہر نکل گے۔۔۔حمزہ نے عبدالرحمن کا ہاتھ پکڑ کر اس بڑی سی بلڈنگ میں

داخل ہونے لگا۔۔۔۔

عبدالرحمن نے جٹ سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکال کر

تم پاگل ہو تم مجھے اس گندی جگہ لے کر جاؤ گے۔۔۔ویسے تو بہت پاکیزہ بن رہے تھے

۔۔میرا تو ماریہ سے جائز رشتہ ہے۔۔۔پر تم تو ناجائز رشتے بناتے ہو۔۔۔

بکواس

بند کرو اپنی۔۔۔۔عبدالرحمن...,جس کو تم نیک بیوی کہ رہے ہو۔۔۔وہ یہاں کلب

میں کام کرتی ہے۔۔اور پتا نہیں کس کس کے ساتھ۔۔۔۔۔

زبان بند کرو اور اگر یہ بات جھوٹی ہوئی تو میں تم کو چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔

دونو اندر کی طرف بڑھ گے۔۔۔۔دونوں پاس لگے ٹیبل پر بیٹھ گے۔۔۔۔

کہا ہے حمزہ؟؟

ویٹ آتی ہو گی تمہاری دو نمبر بیوی؟؟!!

بکو مت۔۔۔۔

بہت سے لڑکے اور لڑکیاں ڈانس کر رہی تھی۔۔۔۔اتنے ہجوم میں ماریہ کو ڈھونڈنا نہ ممکن تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اچانک ایک لڑکے کے ساتھ کھڑی ماریہ پر عبدالرحمن کی نظر پڑھی۔۔۔وہ وہ۔۔۔ماریہ۔۔۔۔

حمزہ نے اپنا رخ اس طرف کیا تو وہا ماریہ ہی تھی جو کسی لڑکے کے ساتھ کھڑی باتوں۔میں مصروف تھی۔۔۔۔

عبدالرحمن جلدی سے اس کی طرف بڑھنے لگا حمزہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور باہر لے آیا

تم مجھے جانے دو۔۔۔۔۔میں اس کو مار دو گا۔۔۔۔۔حمزہ۔۔۔۔۔

پاگل ہو۔۔۔تم۔۔۔چلو یہاں سے۔۔۔۔۔

وہ دونو کار میں بیٹھ گے کار میں اب خاموشی تھی۔۔۔۔۔

حمزہ کو لگا کے عبدالرحمن۔کو کچھ وقت دیا جائے ...وہ اس کو گھر چھوڑ کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

حمزہ نے آتے مزمل کو کال کی۔۔۔انکل تیر نشانے پر لگ گیا ہے۔۔۔۔

Good job my son......and thks again....

پلیز انکل آپ یہ کہ کر شرمندہ نہ کرے۔۔۔آپ میرے انکل اور عبدالرحمن میرا دوست ہے

چلیے سو جائیے ٹائم کافی ہو گیا ہے اللہ حافظ۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

رات کے بارہ بج رہے تھے۔۔۔۔اور عبدالرحمن کا دماغ سن ہو رہا تھا۔۔۔اس نے کمرے کی حالت کافی بگاڑ دی دی۔۔۔۔پر اب وہ ڈرنک اور سگریٹ اپنے لبوں سے لگا رہا تھا۔۔ .

اج وہ خود کو بہت اکیلا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔ماریہ کے ساتھ گزرا ایک لمحہ ایک لمحہ اس کے آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا۔۔۔۔۔

پھر سے سگریٹ کے کش لگانے لگا اور آنکھیں بند کی۔۔۔تمنا کا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے لہرانے لگا۔۔۔۔۔

اس نے لال ہوئی آنکھیں جٹ سے کھولی۔۔۔۔۔اور اپنے بالوں کو نوچنے لگا

تم سہی کہتی تھی تمنا۔۔۔۔تم نے اپنی محبّت نبھا کر دکھائی ہے۔۔۔۔۔۔

عبدالرحمن فل ڈرنک کر چکا تھا۔۔۔انتظار تھا تو بس اس ماریہ کا۔۔۔۔۔

اچانک عبدالرحمن کے فون کی بل ہوئی۔۔۔۔فون پر نظر ڈالی۔۔۔۔ tmna

calling.... نظر آنے لگا۔۔۔۔

،عبدالرحمن نے میز سے موبائل اٹھایا۔۔اور کال کٹ کردی۔۔۔۔۔اس وقت صرف عبدالرحمن۔اپنے آپ کے لیے سزا کا سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔اس نے سب کو اندھیریں میں رکھا۔۔۔۔اس نے موبائل وہار کھا اور ڈراسے گولیوں کے پتے نکالا کر میز پر رکھے

۔۔۔۔۔

اور کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔مجھے خود کو ختم کرنا ہو گا۔

مجھے خود کو ختم کرنا ہو گا۔۔۔پر اس سے پہلے مجھے ماریہ کا انتظار کرنا ہو گا اس سے پوچھنا ہو گا ۔۔۔کے کیو۔۔۔۔مجھے دھوکہ دیا۔۔۔

رات کے دو بجے چکے تھے۔۔۔کال پھر سے آنے لگی۔۔۔۔ابھی تک وہ چیئر پر بیٹھے ہوئے سوچو میں گم تھا۔۔۔۔اچانک بیل کی آواز سے ہوش میں آیا۔۔۔۔موبائل پر نظر جاتے ہی تمنا کالنگ نام موبائل کی سکرین پر چمک رہا تھا۔۔۔۔۔

نہ ہوتے ہوئے بھی اس نے اپنا موبائل ہاتھ میں لیا اور کال سپیکر پر ڈال دی۔۔۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔۔۔دوسری طرف سے آواز آئی۔۔۔

عبدالرحمن نے خود کو نارمل کرتے ہوے سلام کا جواب دیا۔۔۔۔۔

کیسی ہو تمنا۔۔۔۔۔۔۔بچے کیسے ہے۔۔۔

موبائل کی دوسری طرف سے جلد جواب آیا۔۔۔

الحمداللہ۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔۔

آپ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

وہ ہلکا سا ھمم کہ پایا۔۔۔۔۔۔تم اس وقت کال کر رہی ہو خیریت ہے۔۔۔!!؟؟

جی سب ٹھیک ہے۔۔۔۔بس نیند نہیں آ رہی تھی تو سوچا کھڑو۔۔۔۔وہاں رو کھ گئی

۔۔۔۔آئی مین کے آپ کو کال کر لو۔۔۔۔۔آپ مصروف تو نہیں؟؟

وہ صرف آنکھیں بند کر کے تمنا کی آواز سن کر اپنے اندر سکون محسوس کر رہا تھا

Hellow .....hellow...

پھر وہ ھمم کر کے چپ ہو گیا۔۔

چند لمحہ بعد پھر سے بولا۔۔۔ تمنا ایک بات بتاؤ۔۔۔؟؟ اگر مجھے کچھ ہو جائے۔۔۔ تو جو میں نے تمھارے ساتھ کیا ہے تم مجھے میرے مرنے کے بعد معاف کر دو گی۔۔۔؟؟

عبدالرحمن اللہ نہ کرے۔ اُگر آپ نے ایسی باتیں کرنی ہے تو میں فون بند کرنے لگی ہو .

. . . .

اور رہی بات آپ نے جو میرے ساتھ کیا؟؟!

آپ میری محبّت ہے۔۔۔ آپ وہ پہلے اور آخری انسان ہے۔۔۔ جس سے میں بہت محبّت کی ہے۔۔۔

اب وہ نون اسٹاپ بولی جا رہی تھی۔۔۔۔

اگر آپ مجھ سے میری جان بھی مانگے گے تو وہ بھی دے دو گی۔۔۔۔۔۔

عبدالرحمن کی آنکھ سے آنسو نکل کر گال پر آ گیا۔۔۔۔

تمنا مجھے تم مجھے معاف کر دینا۔۔۔۔۔مجھے تم سے۔۔۔

دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔۔۔

اوکے بائے تمنا۔۔۔کوئی آیا ہے میں بعد میں کال کرتا ہو۔۔۔۔۔۔

وہ تمنا کی آواز سننے بغیر کال بند کر کے گولیاں بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔۔۔۔اور باہر کی طرف بڑھ گیا ...

دروازہ کھولا۔۔۔۔اور سامنے ماریہ کھڑی تھی۔۔۔وہ سلام لے کر اندر داخل ہوئی

کیسے ہو۔۔۔۔جان۔۔

وہ اب لاؤنج کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا تم نے میری سلام کا جواب بھی نہیں دیا اور بول بھی نہیں رہے۔۔۔۔۔اب وہ بیگ رکھ کر عبدالرحمن کی طرف اپنا رخ کیا۔۔۔۔اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔۔۔

عبدالرحمن نے جٹ سے اس کا ہاتھ نیچے کیا۔۔۔۔اور زور سے چلایا کہا تھی تم؟؟؟؟

ماریہ کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑھ گیا۔۔۔۔۔

میں نے بتایا تو تھا۔۔۔کے کام سے۔۔۔۔۔۔۔ابھی وہ بول نہیں پائی۔۔۔عبدالرحمن نے اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔۔۔تھپڑ اتنا زور کا تھا۔۔۔۔کے ماریہ گرتے گرتے بچی.....

How dy you????

ابھی بتاتا ہو۔۔۔۔میں طلاق دیتا ہو۔۔طلاق دیتا ہو۔۔۔طلاق دیتا ہو۔۔۔۔

ماریہ مسکرائی۔۔۔۔تم کو کیا لگتا ہے میں تمہاری بیوی کی طرح رو پرو گی۔۔۔میرے پاس بہت کچھ ہے اپنی زندگی اکیلے بسر کر سکتی ہو۔۔۔

اسٹاپ۔۔۔۔اپنی گندی زبان سے میری بیوی کا نام مت لو۔۔۔اور نکلو ابھی اس گھر سے ۔۔۔۔

ھمم اچھا۔۔کچھ ضروری سامان ہے۔۔۔میں لے کر جا رہی ہو تم سائیکو کے ساتھ رہنا بھی کون چاہتا ہے۔۔۔۔

وہ یہ کہ کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔کمرے کی حالت دیکھ کر حیران رہ گئی ہر جگہ توڑ پھوڑ

۔۔۔۔

خود سے بڑبڑھائی...

دفع ہو۔۔۔۔۔۔

اپنا سامان پیک کرتے ھوئے۔۔۔ماریہ کی نظر عبدالرحمن کے کے موبائل پر پڑھی۔۔۔۔

Oo very nice.....

یہ اچھا موقع ہے۔۔۔اپنے تھپڑ کا بدلہ لینے کا۔۔۔۔

اس نے واٹس اپ اوپن کی۔۔۔۔ تمنا کا نمبر سب سے فرسٹ پر تھا۔۔۔۔

ماریہ نے اپنی اور عبدالرحمن کی سب تصویرے تمنا کو سینڈ کر دی۔۔۔۔

اور نیچے میسج لکھ دیا۔۔۔۔

تم پاگل ہو اپنے شوہر سے محبّت کرتی ہو۔۔۔۔اس کے بہت سے لڑکیوں سے رابطے ہے

۔۔۔۔۔۔اور میں اس کی دوسری بیوی۔۔۔ماریہ۔۔۔۔۔۔

میسج کرنے کے بعد وہ روم سے باہر آئی۔۔۔اور جاتے جاتے عبدالرحمن کو کہ گئی جاؤ تمھارے لیے اندر ایک سپر ئز ہے۔۔۔۔۔یہ کہ کر وہ باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

عبدالرحمن دروازہ لاک کر کے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔کمرے میں چاروں طرف دیکھا۔۔کسی چیز کے بارے میں ماریہ کہ کر گئی ہے۔۔۔۔۔ . .

سب تلاش کرنے کے بعد اس کی نظر اپنے موبائل پر گئی۔۔۔۔۔جلدی سے موبائل کا لاک اوپن کیا سب سے پہلے اس نے کال ریکارڈ چیک کیا۔۔۔۔۔پھر جب اس نے واٹس اپ اوپن کر کے تمنا کا نمبر نکالا۔۔اس سے پہلے وہ ڈیلیٹ ایورے ون کرتا۔۔۔۔۔تمنا نے تصویریں دیکھ چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عبدالرحمن نے جلدی سے تمنا کو کال کی۔۔۔۔

تمنا جو اس وقت زور و قطار روتی جا رہی تھی۔۔۔۔آج وہ ٹوٹ گئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے جب عبدالرحمن کی کال تین دفع کاٹ دی۔۔۔اب عبدالرحمن نے میسج چھوڑا

۔۔۔۔۔

پلیز تمنا سوری۔۔۔۔

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

Pick up the phone plz....

تمنا صرف اس کے میسج پڑھ رہی تھی۔۔۔۔آنکھوں میں آنسو لیے۔۔۔۔۔اب ہمت نہیں تھی کے جواب دے۔۔۔۔۔

پھر سے فون پر کال آگئی۔۔۔۔اس نے پھر سے کال کاٹ دی۔۔۔

پھر سے اس نے میسج کیا۔۔۔۔۔

تمنا تم کو میری قسم پلیز ایک دفع کال اٹھالو۔۔۔۔۔۔پلیز تمنا۔۔۔۔

وہ میسج پڑھ چکی تھی۔۔۔اب کی دفع اس نے خود اس کو کال کر ڈالی۔۔۔۔

جی بولے۔۔۔کیا بات ہے۔۔۔۔؟سوری تمنا۔۔۔پلیز میں جانتا ہو میں نے تمہارے ساتھ اچھا نہیں کیا پلیز تم گھر میں کسی کو نہ بتانا۔۔۔پلیز۔۔۔

وہ آنکھوں میں آنسو لیے ابھی بھی یہ سوچ رہی تھی۔۔۔کے اس انسان کو ابھی بھی اپنا پڑھا ہے۔۔۔۔اور میں رو کس لیے رہی ہو۔۔۔۔۔اس نے اپنے جٹ سے آنسو صاف کیے۔۔۔

آپ بے فکر رہے۔۔۔آپ کے گھر کسی کو کچھ پتا نہیں چلے گا۔۔۔پر میں صبح ہوتے ہی اپنے بچو کو لے کر یہاں سے چلے جاؤ گی۔۔۔۔آپ رہے خوش۔۔۔اگر آپ کا دل نہیں بڑھا تو آپ اور بھی کر سکتے ہے شادی۔۔۔۔۔

ویسے بھی میں کون ہو۔۔۔صرف نام کی بیوی۔۔۔۔۔۔۔آپ کے گھر والو کی کام والی۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو مرضی کر سکتے ہے۔۔۔۔سوری تو مجھے کرنی چاہے کے میں نے آپ سب کو تنگ کیا ہے۔۔۔اب بس میں صبح چلے جاؤ گی۔۔۔۔

پلیز تمنا ایسا مت کہو۔۔۔۔۔۔میں مر جاؤ گا اپنے بچو کے بغیر۔۔۔

تمنا نے ھمم کیا اور کہا تو مر جاؤ اللّٰہ حافظ۔۔۔۔

اب کی دفع وہ اپنا موبائل بند کر گئی۔۔۔۔۔۔۔

عبدالرحمن نے جلدی سے فون بیڈ پر رکھا۔۔۔۔۔۔۔اور ڈراسے گولیاں نکال کر بیڈ پر پڑھے پانی کے ساتھ سب کھالی۔۔۔۔۔

دس منٹ گزرنے کے بعد گولیاں نے اپنا اثر کرنا شروع کر دیا۔۔۔۔

۔عبدالرحمن کا سروزنی ہونے لگا۔۔۔اور آنکھیں بند۔۔۔۔

بند آنکھو سے موبائل پر لکھا۔۔۔۔۔۔۔اگر میں مر جاؤ۔۔تو میرے بچو کا خیال رکھنا

۔۔۔۔۔میرے اکاؤنٹ میں اتنے پیسے ہے کے تم میرے بچو کو اچھی پرورش دے سکتی ہو

۔۔۔۔۔۔۔تمہارا عبد الرحمن۔۔۔۔

کچھ گھنٹے بعد۔۔۔۔

آج دنیا میں وہ خود کو اکیلا محسوس کر رہی ہوتی۔۔بیڈ سے نیچے اتر کر زمین پر بیٹھ کر خود کو

کوسنے لگی۔۔۔۔ کیا قصور تھا میرا🙏ایسا کیو ہوا میرے ساتھ۔۔۔۔

اللہ اکبر۔۔۔۔اللہ اکبر۔۔۔

جیسے اس کے کانوں میں آواز گئ۔۔۔۔۔ جلدی سے اٹھ کر وضو کر کے نمازے فجر ادا

کرنے لگ پڑھی۔۔۔۔ نماز ادا کر کے آکر بیڈ پر لیٹ جاتی۔۔۔۔۔اور پھر وہی سوچ کے

عبد الرحمن نے مجھے کبھی بھی سکون نہیں لینے دیا۔۔۔دو بچے بھی ہو گے اتنا پتھر دل انسان

۔۔۔جس نے اپنے بچوں کا بھی نہیں سوچا اور دوسری شادی کر لی اور اب زندگی اور موت

میں لڑ رہا۔۔۔کیا میرا پیار اس کو کبھی نظر نہیں آیا😭😭😭😭مجھے یاد ہے ان کے الفاظ

۔۔۔۔کے میں تم سے نفرت کرتا۔۔۔۔۔۔۔۔کبھی مرتے دم تک نہیں کروگا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سوچتے سوچتے اس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔۔

صبح کے سات بج گے تمنا کی آنکھ کھولی۔۔۔۔جلدی سے بچو کو تیار کر کے نیچے جاتی۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ابو جی۔۔وعلیکم سلام . . ابو بچو کو اسکول چھوڑ آئے ۔۔۔اچھا بیٹا

۔۔۔اور یہ تمہاری آنکھیں کیوں سوجی ہے۔۔۔طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔۔تمنا نے نیچے

منہ کر کے سر ہلایا۔۔۔بٹ اس کے آنسو نکلا آئے...

مزمل صاحب نے کہا میرے بیٹا تمنا مجھے معاف کردو نہ میں عبدالرحمن کو باہر جانے کا کہتا

نہ وہ دوسری شادی کرتا۔۔۔۔۔

ابو ابو آپ میرے بڑے ہے آپ کیو معافی مانگ رہے۔۔۔جو میرے مقدار میں تھا وہ

مجھے مل گیا۔۔۔تمنا کے سر پر ہاتھ رکھ کر مزمل کہنے لگا خوش رہو۔۔۔میں بچوں کو چھوڑ آو

۔۔۔۔اچھا ابو۔۔۔

وہ جلدی سے اوپر جاتی۔۔۔۔فون پکڑ کر حمزہ کو کال کرتی۔۔۔۔۔حمزہ کیسے ہے اب

عبدالرحمن۔۔۔بھابی ابھی ہوش نہیں آیا آپ دعا کرے۔۔۔حمزہ میں آپ کو ویڈیو کال

کرتی ہو مجھے عبدالرحمن کو دکھادے۔۔۔اگلے لمحے وہ کال کرتی جب وہ عبدالرحمن کو دیکھتی۔۔۔تو پھر سے اس کے پاؤں تلے سے زمین نکل جاتی۔۔۔وہ جلدی سے کال بند کردیتی۔۔😭😭😭😭

تمنا جاے نماز پر پڑھی اپنے رب کی بارگاہ میں اپنے شوہر کے لیے دعا کرکے ابھی جائے نماز اکٹھا کرنے لگی۔۔میری بیٹی۔۔۔ابوجی آپ۔۔۔تمہاری دعائیں رنگ لے آئی۔۔یہ لو ٹکٹ۔۔تمہاری اور بچو کی۔۔۔اور میری بچے مجھے معاف کردو۔۔کے نہ عبدالرحمن کو دبئی جانے کو کہتا نہ وہ دوسری شادی کرتا۔۔ابوابو نہیں آپ معافی کیو مانگ رہے جو میرے مقدر میں تھا وہ مجھے مل گیا۔۔آپ میرے باپ ہے۔۔۔۔۔۔اللہ تم کو لمبی عمر دے۔۔۔میری بچی۔۔۔میرے بچے عبدالرحمن کو بھی معاف کردو وہ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا۔۔۔کوما میں ہے۔۔۔حمزہ کو میں نے کہا تھا تم کو نہ بتائے ۔۔اس لئے تم اور بچے وہا جاؤ۔اور اس کا خیال رکھنا۔۔۔ہفتے کو آپ کی فلیٹ ہے۔۔سب سامان لے اؤ۔۔۔کل اقرا آئے گی بازار جا کر بچو اور اپنے کپڑے لے آنا۔۔۔اچھا ابو۔۔۔۔

😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭____

کچھ ماہ بعد۔۔۔آج تمنا کو ایک ماہ ہو گیا جو دبئ میں اکیلے ہی سب کچھ دیکھ رہی ہوتی ۔۔۔کبھی ہسپتال کبھی بچو کا اسکول۔۔۔کبھی لنچ۔۔۔۔۔۔۔دبئ میں تو وہ کسی کو جانتی بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

ایک دن وہ ہسپتال میں عبدالرحمن کا ہاتھ پکڑ کر بہت رو رہی ہوتی ہے۔۔۔اچانک ۔۔۔۔عبدالرحمن اپنے ہاتھ کو حرکت دیتا تمنا جلدی سے وہ عبدالرحمن کو دیکھتی۔۔۔جو کے آنکھیں کھول رہا ہوتا۔۔۔تمنا جلدی سے ڈاکٹر کو آواز دیتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے لمحے ڈاکٹر عبدالرحمن کو چیک کرتے۔۔۔مبارک ہو آپ کے ہسبنڈ کو ہوش آگیا ____تھکس ڈاکٹر۔۔وہ روتے روتے تھکس تھکس کہنے لگی۔۔۔۔۔

کچھ ٹیسٹ کی ضرورت ہے اگر وہ سہی آگے تو آپ ان کو لے جا سکتے ہے۔۔۔اوکے ڈاکٹر

۔۔۔۔۔

عبدالرحمن تمنا کو دیکھ رہا ہوتا تمنا جلدی سے اس کے پاس آکر کہتی آپ ٹھیک ہو جائے گے ۔۔۔۔انشااللہ ۔۔

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

تما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نا۔۔۔۔۔۔تم یہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی جی آپ کچھ نہ بولے میں ہی ہو سب بتاؤ گی۔۔۔بٹ آپ نے کچھ نہیں سوچنا بس میں آپ کے پاس ہو۔۔۔۔جلدی سے ٹھیک ہو جائے۔۔۔

عبدالرحمن بولا۔۔۔۔۔۔۔۔م۔۔۔۔۔۔م۔۔۔۔میرے بچ۔۔۔۔۔۔۔بچ۔۔۔۔

جی وہ بھی میرے ساتھ آئے ہے ۔۔ ابھی آجاتے۔۔۔۔۔آپ بس بولے مت ۔۔۔۔۔۔میں ابو کو کال کرلو پھر بچوں کو بھی بولاتی ہو۔۔۔

ہیللو۔۔۔حمزہ۔۔۔جی بھابی۔۔۔۔عبدالرحمن کو ہوش آگیا۔۔۔۔سچ بھابی۔۔۔۔میں ابھی آیا۔۔۔۔۔۔اچھا بات سنو حمزہ بچو کو گھر سے لے آنا۔۔۔۔۔عبدالرحمن نے ملنا ہے

اوکے بھابی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد بچے جب حمزہ کے ساتھ ہسپتال آتے ہے تو عبدالرحمن اپنے بچو کو دیکھ کر بہت خوش ہوتا۔۔۔۔تمنا آج بہت خوش ہوتی۔۔۔عبدالرحمن آپ کو پتا ہے حمزہ نے ہماری بہت ہیلپ کی ہے۔۔۔۔۔بھابی یہ میرا بھائی ہے۔۔۔۔آپ اب یہ کہ کر شرمندہ نہ کرے۔۔۔اوسوری....

😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤😤

کچھ دن بعد

عبدالرحمن اللہ کا برا کرم ہے کے اب آپ ٹھیک ہے۔۔۔مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔۔جی بولو تمنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بیگ کھولتی اور اس میں سے سگریٹ نکال کر کہتی لے آج آپ سموک کرے۔۔۔۔۔۔اور یہ میں آپ کے پاس کھڑی ہو کرے آج جو کرنا ہے۔۔۔کیو کے یہ اذیت کچھ نہیں۔۔۔۔۔اذیت تو وہ تھی جو آپ نے میرا حق کسی کو دیا۔۔۔۔

تمنا پاگل ہو آج اتنے دن بعد تم کو یہ یاد آیا۔۔۔۔میں طلاق دے چکا ہو۔۔۔۔

میں آپ کی کوئی بات نہیں سنا چاہتی۔۔۔۔وہ منہ موڑ کر کر اس سے کہتی۔۔۔۔۔

ایک وہ وقت تھا جب آپ کہتے تھے نفرت کرتے ہے آپ مجھے سے۔۔۔۔آج میری بات سنے مجھے اب آپ کے وجود سے نفرت ہے۔اور رہی اتنے دن بعد بات کی میں آپ کو سہی کر کے آپ سے پوچھنا چاہتی تھی۔۔۔۔پر آپ میری پاکستان کی ٹکٹ کروادے۔۔۔۔مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عبدالرحمن غصہ سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہتا۔۔۔یہ سب باتیں تم مجھے دیکھ کر کہو ۔۔۔۔نفرت ہے تو میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو۔۔۔۔۔۔۔بولو تمنا بولو۔۔۔۔اب یہ آنسو کس چیز کے۔۔۔۔وہ عبدالرحمن کو پیچھے کرتی دور رہے مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیٹ شیٹ شیٹ سر پکڑ کر عبدالرحمن کہتا میں کیسے بتاؤ میں تم سے محبّت کرتا ہو۔۔۔تمنا بس میری ضد مجھے تم سے محبّت کرنے سے روکھتی تھی۔۔۔۔۔یہ دیکھو میرے ہاتھو کی طرف معاف کردو مجھے۔۔۔۔۔

مسٹر عبدالرحمن بس جو مرضی کرو میں بہت امیر باپ کی بیٹی ہو میں اپنے بچے پال سکتی ہو ۔۔۔۔

اچھا اچھا تمنا تم بھی سن لو اب بس میں بھی زندہ نہیں رہو گا۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔

آپ جو مرضی کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے نہیں رہنا اب آپ کے ساتھ۔۔۔۔

عبدالرحمن جلدی سے اٹھ کر پھل کی ٹوکری سے چاقو پکڑ کر بازو پر مارنے لگتا۔۔۔۔۔۔۔

آپ یہ کیا کر رہے۔۔۔۔اب کیو آئی ہو مجھے بچانے۔۔۔۔۔پیچھے ہو جاؤ۔۔۔ چھوڑ تمنا لگ جائے گی تم کو۔۔۔۔تمنا چاقو پکڑ کر دور گرا دیتی۔۔۔۔اور آنکھوں میں آنسو لیے

عبدالرحمن کے گلے لگ جاتی۔۔۔۔عبدالرحمن آپ جان ہے میری۔۔۔۔۔۔۔۔وہ تمنا کواپنے سے دور کر کے ہاتھ پکڑ کر نیچے والے روم میں لے کر جاتا۔۔۔تمناڈر جاتی کے عبدالرحمن مجھے چھوڑ تو نہیں دے گا۔۔۔۔

جب عبدالرحمن روم کاڈوراوپن کرتا تمنا کواندر لے کر جاتا۔۔۔۔ایک دم سے تمنا کے اوپر پھول گرنے لگ پڑتے۔۔۔۔۔وہ روم دیکھ کر بہت ہیپی ہوتا۔۔۔عبدالرحمن تمنا کو کہتا یہ اوپن کرو۔۔۔جب وہ گفٹ کواوپن کرتی اس میں گولڈ کا سیٹ ہوتا۔۔۔وہ تمنا کو کہتا ۔۔۔سوری میری جان تمناتم یہ سب ڈیزاو کرتی تھی۔۔۔اور میں نے تم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شی اب آپ اسی کوئی بات نہیں کرے گے۔۔۔۔۔۔

تھکس عبدالرحمن آئی لوویو۔۔۔۔❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️💙💙💙

آئی لوویوٹو۔۔۔میری جان تمنا۔۔

ختم شد

Novel Hi Novel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول پر

Www.NovelHiNovel.Com

Novel Hi Novel

السلائم علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959